بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو مضامین حوالہ جات سے مزین اور جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا انتیسواں سال

فہرست

1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف	5
2	قرآن عالی شان	6
3	اداریہ	7
4	تفسیر یوسفی	9
5	درس حدیث شریف	16
6	خطبہ حجۃ الوداع	19
7	حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام	24
8	قربانی اور اس کے مسائل	33
9	برکت کی دعائیں	37
10	قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ	42
11	روشنی کا مینار	44
12	مسواک سے محبت	48
13	بچوں کی محمدی تربیت	50

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیر طریقت رہبر شریعت
زبدۃ العارفین حضرت

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ

حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بشیر احمد یوسفی

خلیل احمد یوسفی

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی

مدیر معاون

صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی

(ایم اے، ایل ایل بی)

سرکولیشن کنٹرولرز

شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات وسعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیر انتظام: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی، صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زید مجدہم

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ"

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ سکیم لاہور

042-36880027، 0300-4274936

پروف ریڈرز: مولانا ابرار حسین، محمد عامر فقیر

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 0618001718530 حبیب بینک شاد باغ لاہور

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے

ازقلم: مولانا صاحبزادہ محمد اللہ دتہ بن یوسف زم زم یوسفی علیہ الرحمہ

دلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے
چمن میں اُس کی مرضی سے خزاں آئے بہار آئے

اسی کے نور کے جلوے زمین و آسماں میں ہیں
جہانِ رنگ و بُو میں ہر کہیں وہ جلوہ یار آئے

شمال اُس کا جنوب اُس کا اُسی کے مشرق و مغرب
سمایا ہے ہر اک شے میں نظر پھر بھی نہ یار آئے

خدا کے دستِ قدرت میں ہے شاہی سب جہانوں کی
وہ چاہے تو گدا بن کے جہاں کا تاجدار آئے

خدا کی حمد میں مصروف ہے کونین کی ہر شے
ہر اک شے کی زباں پر نام اُس کا بار بار آئے

کبھی مشکل زدہ جو بھی پکارے اپنی مشکل میں
تو امدادِ الٰہی اُس کی بن کے غم گسار آئے

وسیلہ رحمتِ عالم کا جب دے کے دعا مانگو
قبولیت کو فوراً رحمتِ پروردگار آئے

جو بندگانِ خدا سے جان و دل سے پیار کرتے ہیں
خدا کو دوسروں سے اُن پہ زم زم بڑھ کے پیار آئے

خوبصورت کتابیں

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے بنیادی مسائل پر مشتمل عام فہم آسان اور سلیس اردو میں سینکڑوں حوالہ جات سے مزین خوبصورت کتابیں مناسب ہدیہ پر حاصل کرنے کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

A-977 جامع مسجد مجیدیہ گرین ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم لاہور 28-042-36880027

دربار محمد ﷺ مدنی دا

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ

بخشش لئی رب نے دس چھڈیا دربار محمد مدنی دا
کعبے دا کعبہ ہے روضہ سرکار محمد مدنی دا

خود اپنی شفاعت اوہدے لئی واجب ہے کیتی سوہنے نے
جس تکدا روضہ تکیا اے اک وار محمد مدنی دا

عثمان نوں ذوالنورین کیہا خود نور منیر محمد نے
بھر پور خزانہ نور دا اے پروار محمد مدنی دا

کعبہ کیہ عرش اعظم توں اعلیٰ اے روضہ سوہنے دا
جنت دی جنت ہے سارا گھر بار محمد مدنی دا

حق تکیا اس نے جس تکیا احمد مختار محمد نوں
دیدار خدا دے جلوے دا دیدار محمد مدنی دا

چن تکدا سورج وی مڑدا اے پتھر وی سلامی دیندے نے
ہر چیز تے سکہ چلدا اے مختار محمد مدنی دا

صدیقؓ فاروقؓ غنیؓ کیتے اسد اللہ تے سیف اللہ وی
ودھ اک توں اک انوکھا اے شاہکار محمد مدنی دا

ناں لئے مشکلاں حل ہوون لب لایاں ٹکڑے تک جاندے
جاندا نہیں کول حکیماں دے بیمار محمد مدنی دا

سُن سُن کے قصیدے تے نعتاں کیوں منکر سڑدا بلدا اے
نعت آپ قصیدہ پڑھدا اے ستار محمد مدنی دا

واللیل نے زلفاں اے یوسفؔ والشمس حسین پیشانی اے
ہے چہرۂ اقدس مطلعِ انوار محمد مدنی دا

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

فرمانِ عالی شان: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان لاکھوں جانوں کی قربانی کے بعد معرضِ وجود میں آیا جس کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے۔ پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ، علامہ اقبال علیہ الرحمہ، قائد اعظم علیہ الرحمہ اور دیگر عقیدت عظیم اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ اس عظیم ملک کو اسلامی نظریاتی بنیادوں پر پروان چڑھانے اور دُنیا میں مثال بنانے کی جدوجہد میں شامل تھے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ C-295 کی مضبوطی کے لئے ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پناہ کی پالیسی کے اعلان کی اشد ضرورت ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سرکارِ کائنات ختم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط محبت اور لا محدود وفاداری کی یقین دہانی اولین ترجیحات اور ضروریات تحفظِ پاکستان میں شامل ہوتی جا رہی ہیں۔ [1] کالا باغ ڈیم کی تعمیر، لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ، پاک اور صاف پانی کی فراہمی، کلیدی آسامیوں پر فائز یا پہنچنے والے افراد سے تمام گورنرز، وزرائے اعلیٰ، سول جوڈیشری اور ملٹری کے محکموں میں بڑے عہدے داروں سے وہی حلف لیا جائے جو آئینِ پاکستان کے مطابق صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم حلف اٹھاتے ہیں۔ جس میں اس بات کا اقرار ہے کہ سید الانبیاء حبیبِ کبریا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں ﷺ۔ جن کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی نہ پیدا ہوگا نہ مبعوث ہوگا۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے اُسی عزم اور بہادری اور جرأت کے نور سے منور ہونے کی ضرورت ہے جو خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں دکھائی۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن ہر مسلمان کلمہ پڑھنے والے کو تحفظِ ناموسِ رسالت اور عقیدۂ ختمِ نبوت ﷺ پر ایسے ایمان رکھنا ہے جیسے اللہ وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت پر۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

پاکستان کا مطلب کیا ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“

---

[1] یہ نعرہ جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب کی محبتوں اور ماننے والوں کے لئے کامیابی کا نور ہے۔

اداریہ

چیف جسٹس کا مستحسن فیصلہ

پاکستان میں روز بروز بڑھتی ہوئی آبی قلت کے تناظر میں عالمی اداروں کی ایک رپورٹ کے مطابق ''اگر پاکستان نے پانی کے حوالے سے سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو 2025ء تک جنوبی ایشیا میں پاکستان ریگستان کا منظر پیش کرے گا''۔ دوسری طرف سندھ طاس واٹر کونسل کے مطابق ''بھارت کی آبی جارحیت پاکستان کے مستقبل کو مسلسل پانی کی قلت کی طرف دھکیل رہی ہے''۔ چاہئے تھا کہ حکومت اس سنگین صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے کوئی مؤثر حکمتِ عملی اختیار کرتی لیکن ارباب حل وعقد اس معاملہ میں مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

گذشتہ دنوں چیف جسٹس پاکستان نے عالمی اداروں کی الارمنگ رپورٹ پر از خود نوٹس لیتے ہوئے ملک میں متذکرہ آبی بحران سے نبٹنے کے لئے تمام متعلقہ اداروں اور ماہرین پر مشتمل خصوصی ورکشاپس اور سیمینار منعقد کرنے کے احکامات جاری کئے تا کہ آبی ذخائر کی تعمیر کے بارے حقیقی صورتحال سامنے لا کر اس پر عملدرآمد کے لئے مناسب اور متفقہ حکمت عملی اختیار کی جا سکے۔ اس ضمن میں ماہرین نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے بارے میں بعض مفاد پرست سیاستدانوں کی واضح مخالفت کے پیش نظر سر دست کالا باغ کی بجائے دیامیر بھاشا ڈیم (گلگت) اور مہمند ڈیم (سوات) کی تعمیر پر اتفاق رائے کا اظہار کیا تا کہ ملک میں متوقع آبی قلت پر قابو پایا جا سکے۔ چیف جسٹس نے مجوزہ ڈیموں کی فوری تعمیر کے لئے اپنی جیب سے دس لاکھ روپیہ سے بینک دولت پاکستان (SBP) میں ''دیامیر بھاشا و مہمند ڈیم'' فنڈ قائم کر دیا ہے جس میں سرکاری و نجی اداروں کے علاوہ سرکاری و غیر سرکاری ملازمین بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ہر کوئی اپنی استطاعت اور جذبہ حب الوطنی کے مطابق رقوم جمع کرا رہا ہے۔

چیف جسٹس پاکستان کی طرف سے ملک میں آبی قلت کی انتہائی خطرناک صورتحال کے پیش نظر آبی ذخائر کی تعمیر کے لئے کردار ادا کرنے کا اعلان جہاں پریشان حال عوام کے لئے باعث طمانیت ہے وہاں یہ ان ضمیر فروش غیر ملکی ایجنٹ اور مفاد پرست عناصر کے لئے پریشان کن ہے جو برملا چیف جسٹس کے بیان کے اختیارات سے تجاوز قرار دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ڈیم بنانا سیاستدانوں کا کام ہے نہ کہ عدلیہ کا۔ گویا کہ چیف جسٹس صاحب سیاستدانوں کو ملک میں ڈیم بنانے سے روک کر از خود یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سیاستدانوں نے ملک میں پانی کی کمی کے ہولناک اور تباہ کن نتائج کا صحیح معنوں میں ادراک کیا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں قلت آب سے نبٹنے کے لئے آبی ذخائر کی تعمیر کسی بھی سیاسی جماعت کے منشور میں شامل ہی نہیں ہے محض سیاسی بیان بازی سے عوام کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔

واضح ہو کہ 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کی تقسیم کے حوالے سے سندھ طاس معاہدہ ہوا جس کے تحت بھارت کو دریائے بیاس، ستلج اور راوی جبکہ کشمیر سے نکلنے والے مغربی دریاؤں چناب، جہلم اور سندھ کا زیادہ پانی پاکستان کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی لیکن بھارت ہمیشہ اس معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزیاں کرتا آ رہا ہے۔ اس نے اپنے حصے میں آنے والے دریاؤں کو تو خشک کر ہی دیا ہے کہ آج وہاں راکھ اڑتی ہے۔ اس نے پاکستان کے پانیوں پر بھی ڈاکہ مارا ہے اور پاکستان کے حصہ میں آنے والے

دریاؤں پر ڈیم بنا کر پانی کا رُخ بھارت کی طرف موڑنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ پاکستانی حکومتوں نے اس پر پُر اسرار خاموشی اختیار کئے رکھی اور بھارت کے غیر قانونی اقدامات کے خلاف بروقت عالمی بنک یا عالمی عدالتِ انصاف سے رجوع نہیں کیا اور اگر کبھی کیا بھی تو اُس وقت جب پانی سر سے گزر گیا۔ مثلاً تھوڑا عرصہ قبل بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں متنازعہ کشن گنگا ڈیم کا افتتاح کیا۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تکمیل تک ہماری حکومتوں نے کوئی اعتراض یا احتجاج نہیں کیا تھا بلکہ خاموشی اختیار کئے رکھی اور جب بھارت کے وزیر اعظم نے اس کا افتتاح کیا تو یاد آیا کہ یہ تو غیر قانونی ہے۔ اس پر جب عالمی بنک سے رجوع کیا گیا تو حکومت پاکستان کی نااہلی اور بھارتی اثر و رسوخ کی وجہ سے عالمی بنک نے کشن گنگا ڈیم کے بارے میں پاکستانی اعتراضات اور تحفظات کو ناکافی قرار دے دیا۔ یہی کچھ بگلیہار ڈیم کے معاملہ میں ہوا کہ تب بھی ہماری حکومت نے بروقت کوئی مؤثر اعتراض نہیں اُٹھایا تھا۔

1980ء میں سندھ طاس واٹر ٹریٹی قائم ہوا۔ تب ورلڈ بنک اور عالمی آبی ماہرین کے مطابق پاکستان میں بڑے آبی ذخائر کی فہرست میں سب سے پہلے کالا باغ ڈیم بنانے کی سفارش کی گئی تھی۔ مگر حکومت وقت نے حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے خود غرضانہ مصلحتوں کے تحت کالا باغ ڈیم کی بجائے تربیلا ڈیم کو ترجیح دیتے ہوئے اس کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں ضیاء دور حکومت میں ایک مرتبہ پھر کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے پیش رفت ہوئی لیکن اس کے بعد آنے والی حکومتوں نے آبی ذخائر کے حوالے سے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا جس کی سزا آج پوری قوم بھگت رہی ہے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ زراعت تو درکنار پاکستان کے شہروں اور قصبوں میں پینے کا پانی بھی میسر نہیں۔ پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود غذائی اجناس درآمد کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ زمین بنجر ہو چکی ہے۔ زیر زمین پانی کی سطح بہت گر گئی ہے۔ لہٰذا زرعی اہداف حاصل نہیں ہو رہے۔

ان حالات میں مختلف ڈیم بالخصوص کالا باغ ڈیم کی تعمیر نہایت ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کو متنازعہ بنا دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں اس ڈیم کی مخالفت کے لئے بھارت بہت سرگرم ہے۔ اس نے پاکستان میں رہنے والے چند مفاد پرست اور غدار ذہنیت والے عناصر کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ جنہیں اس پراجیکٹ کی مخالفت کے لئے سالانہ اربوں روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس تناظر میں چیف جسٹس کی طرف سے قلت آب کے سدباب کے لئے از خود نوٹس کے ذریعے ڈیم تعمیر کرنے کی ہدایات و احکامات نہایت خوش آئند قدم ہے۔ اس سلسلہ میں کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ہو سکے تو اس مسئلہ پر ملک بھر میں ریفرنڈم کروا لیا جائے تاکہ پوری قوم میں اتفاق رائے ہو جائے اور مفاد پرست ایجنٹ بے نقاب ہو جائیں۔ پوری قوم سے التجا ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حتی المقدور حصہ لے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں آبی قلت کا شکار نہ ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کے صدقے وطن عزیز کو ہر قسم کی آفتوں اور مصائب سے محفوظ و مامون فرمائے اور سب سیاستدانوں کو جو عظیم ملک اسلامی جمہوریہ مملکت خداداد پاکستان میں رہ کر عیش و عشرت سے زندگی گزار رہے ہیں انھیں پاکستان کی فلاح و بہبود کی فکر نصیب فرمائے۔ آمین!

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

تفسیرِ یوسفی

افادات: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امینِ علمِ لدنی، حضور بحضور، تعلیم بخش حضرت قبلہ عالم مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
صاحب علیہ الرحمہ

ترتیب
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدِ حافظِ بنات" لاہور

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ۚ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران: 191-190) "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلیوں میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ (ﷻ) کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں۔ (اور وہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب!) تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے"۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات وہ سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے ہاں سوئے "فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَیَقُوْلُ: آپ ﷺ بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ ﷺ اس وقت یہ آیات مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ (آل عمران: 190) فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ، فَاَطَالَ فِیْهِمَا الْقِیَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ یَسْتَاكُ وَیَتَوَضَّأُ وَیَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَی الصَّلَاةِ، وَهُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا، وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا [1] "یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور دن رات کی آمد و رفت میں خالص عقل رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ یہ آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں حتیٰ کہ سورت ختم فرمائی پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں ان میں بہت طویل قیام رکوع اور سجدے کیے پھر واپس پلٹے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سانس مبارک کی آواز سنائی دینے لگی پھر آپ ﷺ نے اس طرح تین دفعہ کیا چھ رکعتیں پڑھیں ہر دفعہ آپ ﷺ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور ان آیات مبارکہ کو تلاوت فرماتے پھر آپ ﷺ نے تین وتر پڑھے پھر مؤذن نے اذان پکاری تو آپ ﷺ نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ (جل جلالک!) میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اے اللہ (جل جلالک!) مجھے نور عنایت فرما"۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر 1799، ابوداؤد حدیث نمبر 1353، مظہری جلد 2 ص 197۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے فرماتے ہیں: بَيْنَمَا رَجُلٌ مُسْتَلْقٍ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ وَاِلَى النُّجُوْمِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّ لَكَ خَالِقًا وَّرَبًّا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فَنَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فَغَفَرَلَهٗ 2 ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی آسمان اور ستاروں کی طرف دیکھ رہا ہوا اور عرض کرنے اللہ (عزوجل) کی قسم! میں جانتا ہوں تمہارا پیدا کرنے والا ایک رب ہے۔ اے اللہ (جل جلالہٗ) ! مجھے بخش دے تو اللہ (عزوجل) اس کی طرف نظر کرم فرماتا ہے پس اسے معاف فرما دیتا ہے''۔

ذکرواذکار صفاتِ اُولُو الْاَلْبَاب:

فَاِنَّ مُقْتَضَى الْعَقْلِ الْاِتِّصَافُ بِالذِّكْرِ وَالْفِكْرِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالْاِيْمَانِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ اِلَيْهِ. وَمَنْ لَّمْ يَتَّصِفْ بِهَا فَهُوَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ اَضَلُّ مِنْهَا فَاِنَّ الْاَنْعَامَ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ نَوْعَ تَسْبِيْحٍ 3 ''ذکر اذکار فکر تسبیح استغفار دعا تضرع اور ایمان عقل کا تقاضا ہے جو ان صفات سے متصف نہیں وہ جانور ہے بلکہ چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ کیونکہ چوپائے بھی کسی نہ کسی طرح تسبیح میں مشغول رہتے ہیں''۔

حضرت سیدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ فَقَالَ تَفَكَّرُوْا فِي الْخَلْقِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي الْخَالِقِ 4 ''(سید المرسلین حضور سیدنا) نبی اللہ ﷺ نے ایک قوم کے پاس سے گزرے جو غور وفکر کر رہی تھی تو (شفیع المذنبین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مخلوق میں غور وفکر کرو خالق میں غور وفکر نہ کرو''۔

حضرت عثمان بن ابی دہرین علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْتَهٰى اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَهُمْ سُكُوْتٌ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ فَقَالَ: مَالَكُمْ لَا تَتَكَلَّمُوْنَ؟ قَالُوْا: نَتَفَكَّرُ فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْهِ 5 ''(ختم المرسلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ خاموش بیٹھے تھے بات چیت نہیں کر رہے تھے۔ فرمایا: تم آپس میں گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا ہم اللہ (عزوجل) کی مخلوق میں غور کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (عزوجل) کی مخلوق میں غور وفکر کرو۔ اللہ (عزوجل) کی ذاتِ پاک میں غور وفکر نہ کرو''۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں (سید الثقلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ 6 ''اللہ (عزوجل) کی مخلوق میں غور وفکر کرو اللہ (جل جلالہٗ) کی ذاتِ اقدس میں غور وفکر نہ کرو''۔

اُولُو الْاَلْبَاب کہاں ہیں؟

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ اُولُو الْاَلْبَابِ؟ قَالُوْا: اَيُّ اُولُو الْاَلْبَابِ تُرِيْدُ؟ قَالَ (اَلَّذِيْنَ .... فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) عُقِدَلَهُمْ لِوَآءٌ فَاتَّبَعَ الْقَوْمُ لِوَاءَهُمْ وَقَالَ لَهُمْ اُدْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ 7 ''قیامت کے دن منادی ندا کرے گا اُولُو الْاَلْبَاب کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے تم کن اُولُو الْاَلْبَاب کا ارادہ کرتے ہو؟ تو وہ اس وقت سورۂ آل عمران کی آیتِ مقدسہ

---

2 در منثور جلد 2 ص 210 'مظہری جلد 2 ص 199 'قرطبی جلد 2 جز 4 ص 200 ۔ 3 تفسیر مظہری جلد 2 ص 197 ۔ 4 در منثور جلد 2 ص 408 'کنز العمال حدیث نمبر 5706 'قرطبی جلد 2 جز 4 ص 200 ۔ 5 در منثور جلد 2 ص 408 ۔ 6 در منثور جلد 2 ص 409 'کنز العمال حدیث نمبر ۔ 7 در منثور جلد 2 ص 407۔

نمبر 191 تلاوت کرے گا' ان کے لئے جھنڈا باندھا جائے گا۔ قوم ان کے جھنڈے کے پیچھے پیچھے چلے گی اور وہ ان کو کہے گا' اس (جنت) میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"۔

بواسیر والے کے لئے رخصت:

حضرت سیدنا عمران بن حصین ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں' مجھے بواسیر کی تکلیف تھی تو میں نے خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے نماز کے متعلق عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ** 8 "کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو"۔

حضرت سیدنا عمران بن حصین ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں' میں نے معلم انسانیت حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے ایک نمازی کی نماز کے متعلق پوچھا جبکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **مَنْ صَلّٰی قَائِمًا هُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ** 9 "جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لئے کھڑے ہونے والے کے اجر سے نصف اجر ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہوگا"۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **اِنَّمَا هٰذَا فِي الصَّلٰوةِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ قَائِمًا فَقَاعِدًا وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَاعِدًا فَعَلٰى جَنْبِهٖ** 10 "یہ نماز کے بارے میں حکم ہے اگر بندۂ مومن کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھے"۔

ابن آدم کے لئے آسانی:

حضرت سیدنا قتادہ ﷛ اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے ابن آدم کو فرمایا ہے: **هٰذِهٖ حَالَاتُکَ كُلُّهَا يَا ابْنَ اٰدَمَ اُذْكُرِ اللّٰهَ وَاَنْتَ قَائِمٌ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاذْكُرْهُ جَالِسًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاذْكُرْهُ وَاَنْتَ عَلٰى جَنْبِکَ يُسْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَتَخْفِيْفٌ** 11 "اے ابن آدم! یہ سب تیرے حالات ہیں۔ اللہ (ﷻ) کا ذکر کرو اس حال میں کہ تم کھڑے ہو اگر طاقت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر اس کا ذکر کرو اگر اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے تو پہلو کے بل لیٹ کر اس کا ذکر کرو۔ یہ اللہ (ﷻ) کی طرف سے آسانی اور تخفیف ہے"۔

حضرت سیدنا مجاہد علیہ الرحمہ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی ہے: **لَا يَكُوْنُ عَبْدًا مِّنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا حَتّٰى يَذْكُرَ اللّٰهَ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا** 12 "اللہ (ﷻ) کا ذکر کرنے والوں سے کوئی بندہ اس وقت تک کثرت سے ذکر کرنے والا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اللہ (ﷻ) کا ذکر کھڑے' بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹ کر کرے"۔

حضرت ابن جریج علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اس سے مراد **هُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ** 13 "نماز اور غیر نماز میں اللہ (ﷻ) کا ذکر اور تلاوت قرآن مجید ہے"۔

---

8 قرطبی جلد 2 جز 4 ص 198' در منثور جلد 2 ص 408' طبری جلد 2 ص 197۔ 9 در منثور جلد 2 ص 408۔ 10 در منثور جلد 2 ص 407۔ 11 در منثور جلد 2 ص 408۔ 12 در منثور جلد 2 ص 408۔ 13 در منثور جلد 2 ص 408۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَصْحَابِہٖ وَھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ فَقَالَ: لَا تَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ وَلٰکِنْ تَفَکَّرُوْا فِیْمَا خَلَقَ 14 "اللہ (جل جلالہ) کی مخلوق میں غور وفکر کرو اللہ (جل جلالہ) کی ذات میں غور وفکر نہ کرو"۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: تَفَکَّرُوْا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ 15 "ہر چیز میں غور وفکر کرو اللہ (جل جلالہ) کی ذات لاریب میں غور وفکر نہ کرو"۔

ایمان کی ضیاء اور نور:

حضرت سیدنا عامر بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ وَّلَا اثْنَیْنِ وَلَا ثَلَاثَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ ضِیَآءَ الْاِیْمَانِ اَوْ نُوْرَ الْاِیْمَانِ التَّفَکُّرُ 16 "میں نے ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بلکہ کئی صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) سے یہ روایت سنی ہے کہ ایمان کی ضیاء اور نور ایمان غور وفکر ہے"۔

افضل ترین عبادت:

حضرت سیدنا ابن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدہ اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی افضل عبادت کیا تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: اَلتَّفَکُّرُ وَالْاِعْتِبَارُ 17 "غور وفکر اور عبرت حاصل کرنا"۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ قِیَامِ لَیْلَۃٍ 18 "ایک گھڑی کی سوچ وبچار (یعنی مظاہر قدرت میں غور وفکر) ساری رات کے قیام سے بہتر ہے"۔

حضرت امام دیلمی علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل فرمائی ہے: تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ فِیْ اِخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً 19 "دن رات کے بدل کر آنے میں ایک لمحہ کی سوچ وبچار اسی (80) سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فِکْرَۃُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ 20 "ایک لمحہ کا غور وفکر ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔

حضرت امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ نے التفکر میں حضرت سیدنا سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت نقل فرمائی ہے: مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ فَلَمْ یَتَفَکَّرْ فِیْھَا وَیْلَہٗ فَعَدَّ بِاَصَابِعِہٖ عَشْرًا قِیْلَ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا غَایَۃُ التَّفَکُّرِ فِیْھِنَّ؟ قَالَ یَقْرَؤُھُنَّ وَھُوَ یَعْقِلُھُنَّ 21 "جس نے سورۃ آل عمران کی تلاوت کی اور اس میں غور وفکر نہ کیا اس کے لئے خرابی ہے۔ پھر اپنی انگلیوں کے ساتھ دس کو شمار کیا۔ حضرت امام اوزاعی علیہ الرحمہ سے کہا گیا اس میں غور وفکر کی غایت کیا ہے؟ فرمایا: انہیں پڑھے تو ان کے معنی سمجھتا ہو"۔

سات ہزار نوروں سے بالا:

تَفَکَّرُوْا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ فَاِنَّ بَیْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ اِلٰی کُرْسِیِّہٖ سَبْعَۃَ اٰلَافِ

---

14 درمنثور جلد 2 ص 409۔ 15 درمنثور جلد 2 ص 409۔ 16 درمنثور جلد 2 ص 409۔ 17 درمنثور جلد 2 ص 409 مجمع الزوائد جلد 10 ص 283۔ 18 درمنثور جلد 2 ص 409۔
19 درمنثور جلد 2 ص 410۔ 20 درمنثور جلد 2 ص 410۔ 21 درمنثور جلد 2 ص 209۔

نُوْرٌ وَّهُوَ فَوْقَ ذٰلِكَ 22 "ہر چیز میں غور وفکر کرو مگر اللہ (ﷻ) کی ذات پاک میں غور وفکر نہ کرو کیونکہ ساتویں آسمان سے کرسی تک سات ہزار نور ہیں اور اللہ (ﷻ) اس سے بھی بالا ہے"۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ 23 "(سرورِ کون ومکاں حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت کے باغوں کی سیر کرنا پسند کرتا ہو اس کو اللہ (ﷻ) کا بہت زیادہ ذکر کرنا چاہیے"۔

حدیث شریف میں یہ ارشاد مبارک بھی ہے: تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ 24 "اللہ (ﷻ) کی نعمتوں میں غور کرو اللہ (ﷻ) میں غور نہ کرو"۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: لَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ 25 "آیاتِ قدرت پر غور کرنے کے برابر کوئی عبادت نہیں"۔

وَقَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ اِنِّيْ لَاَخْرُجُ مِنْ مَّنْزِلِيْ فَمَا يَقَعُ بَصَرِيْ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا رَاَيْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ فِيْهِ نِعْمَةً وَّلِيْ فِيْهِ عِبْرَةٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كِتَابِ التَّوَكُّلِ وَالْاِعْتِبَارِ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ: تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَقَالَ الْفُضَيْلُ قَالَ الْحَسَنُ اَلْفِكْرَةُ مِرْاٰةٌ تُرِيْكَ حَسَنَاتِكَ وَسَيِّئَاتِكَ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَلْفِكْرُ نُوْرٌ يَّدْخُلُ قَلْبَكَ وَرُبَمَا تَمَثَّلَ بِهٰذَا الْبَيْتِ۔

"حضرت شیخ ابو سلیمان دارانی (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ میں جب بھی گھر سے باہر نکلتا اور میری نظر کسی چیز پر پڑتی تو میں دیکھتا کہ اس چیز میں میرے لئے ایک نعمت موجود ہے اور وہ میرے لئے باعثِ عبرت بھی ہے۔ حضرت سیدنا حسن بصری (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ لمحہ بھر کے لئے غور وفکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے۔ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا حسن البصری (علیہ الرحمہ) کا قول ہے کہ فکر وتدبر ایک ایسا آئینہ ہے جو تم پر برائیوں اور اچھائیوں کو واضح کر دیتا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ غور وفکر ایسا نور ہے جو تیرے دل میں داخل ہوتا ہے اور بسا اوقات یہ شعر پڑھتے"۔

اِذَا الْمَرْءُ كَانَتْ لَهٗ فِكْرَةٌ   فَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ عِبْرَةٌ

"جب انسان غور وفکر کرنے کا عادی ہو تو اس کے لئے ہر شے باعثِ عبرت ہوتی ہے"۔

عَنْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ: طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ قِيْلُهٗ تَذَكُّرًا وَصَمْتُهٗ تَفَكُّرًا وَنَظَرُهٗ عِبَرًا "(حضرت سیدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کا قول باعثِ نصیحت اور جس کی خاموشی غور وفکر اور جس کا دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے ہو"۔

قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ: اِنَّ طُوْلَ الْوَحْدَةِ اَلْهَمُ لِلْفِكْرَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى طَرْقِ بَابِ الْجَنَّةِ "(حضرت سیدنا) لقمان حکیم (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ طویل گوشہ نشینی غور وفکر کا باعث ہے اور طویل غور وفکر راہِ جنت کی علامت ہے"۔

قَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ مَا طَالَتْ فِكْرَةُ امْرِئٍ اِلَّا فَهِمَ وَلَا فَهِمَ امْرُؤٌ قَطُّ اِلَّا عَلِمَ وَلَا عَلِمَ امْرُؤٌ قَطُّ اِلَّا عَمِلَ "(حضرت سیدنا) وہب بن منبہ (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ جس قدر غور وفکر زیادہ ہوگا اسی قدر سمجھ بوجھ بھی تیز ہوگی اور جس قدر سمجھ بوجھ تیز ہوگی اسی قدر علم نصیب ہوگا۔ اسی کے مطابق نیک اعمال بھی بڑھتے جائیں گے"۔

---

22 مظہری جلد 2 ص 99۔ 23 مظہری جلد 2 ص 198 ابن ابی شیبہ جلد 10 ص 302 کنز العمال حدیث نمبر 3938، 1887۔ 24 مظہری جلد 2 ص 199۔ 25 مظہری جلد 2 ص 198 قرطبی جلد 2 جز 4 ص 200۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْکَلَامُ بِذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حَسَنٌ وَالْفِکْرَۃُ فِیْ نِعَمِ اللّٰہِ اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ ''(حضرت سیدنا) عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ زبان کو اللہ (ﷻ) کے ذکر میں مشغول رکھنا بہتر ہے اور اللہ (ﷻ) کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا سب سے افضل عبادت ہے''۔

وَقَالَ مُغِیْثُ الْاَسْوَدُ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ کُلَّ یَوْمٍ تُفَکِّرُکُمْ وَشَاهِدُوا الْمَوْقِفَ بِقُلُوْبِکُمْ وَانْظُرُوْا اِلَی الْمُنْصَرَفِ بِالْفَرِیْقَیْنِ اِلَی الْجَنَّۃِ اَوِ النَّارِ وَاَشْعِرُوْا قُلُوْبَکُمْ وَاَبْدَانَکُمْ ذِکْرَ النَّارِ وَمَقَامِعَهَا وَاَطْبَاقَهَا وَکَانَ یَبْکِیْ عِنْدَ ذٰلِکَ حَتّٰی یُرْفَعَ صَرِیْعًا مِنْ بَیْنِ اَصْحَابِهٖ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ ''(حضرت سیدنا) مغیث اسود (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ ہر روز قبروں کی زیارت کیا کرو تاکہ تمہیں اپنے انجام کا فکر ہو اور پھر اپنے دل میں اس منظر کو حاضر کرو کہ اللہ (ﷻ) کے سامنے دو گروہ حاضر ہیں ایک جنت کی طرف جانے والا ہے اور دوسرا جہنم کی طرف اور اپنے ذہنوں اور بدنوں کو دوزخ کی آگ اُس کے ہتھوڑے اور اُس کے مختلف طبقات کا شعور دلاؤ۔ اس کے بعد آپ رونے لگتے۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے''۔

وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ مَرَّ رَجُلٌ بِرَاهِبٍ عِنْدَ مَقْبَرَۃٍ وَمَزْبَلَۃٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ: یَا رَاهِبُ اِنَّ عِنْدَکَ کَنْزَیْنِ مِنْ کُنُوْزِ الدُّنْیَا لَکَ فِیْهِمَا مُعْتَبَرٌ کَنْزُ الرِّجَالِ وَکَنْزُ الْاَمْوَالِ ''(حضرت سیدنا) عبداللہ بن مبارک (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کسی راہب کے پاس سے گزرا جو قبرستان اور گندگی کے ڈھیر کے درمیان ڈیرہ لگائے ہوئے تھا۔ اُس نے راہب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تیرے پاس دُنیا کے دو خزانے ہیں جو تیرے لئے باعث عبرت ہیں۔ ایک خزانہ قبرستان اور ایک خزانہ مال کا یعنی کوڑا کرکٹ کا ڈھیر''۔

وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَعَاهَدَ قَلْبَهٗ یَاْتِی الْخَرِبَۃَ فَیَقِفُ عَلٰی بَابِهَا فَیُنَادِیْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ اَهْلُکِ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِهٖ فَیَقُوْلُ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (القصص:88) ''(حضرت سیدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بعض اوقات کسی ویران کھنڈر کے پاس جاتے تو بڑی غمگین آواز کے ساتھ کہتے۔ اے اُجڑے ہوئے دیار! تمہارے مکین کہاں ہیں؟ پھر خود ہی فرماتے کہ اللہ (ﷻ) کی ذات کے سوا ہر شے فانی ہے''۔

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَکْعَتَانِ مُقْتَصِدَتَانِ فِیْ تَفَکُّرٍ خَیْرٌ مِّنْ قِیَامِ لَیْلَۃٍ وَّالْقَلْبُ سَاهٍ ''(حضرت سیدنا) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں کہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھی ہوئی دو مختصر رکعات اُس رات بھر کی عبادت سے افضل ہے جس میں دل غافل ہو''۔

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ یَا ابْنَ اٰدَمَ کُلْ فِیْ ثُلُثِ بَطْنِکَ وَاشْرَبْ فِیْ ثُلُثِهٖ وَدَعْ ثُلُثَهُ الْاٰخَرَ تَتَنَفَّسُ لِلْفِکْرَۃِ وَقَالَ بَعْضُ الْحُکَمَآءِ مَنْ نَظَرَ اِلَی الدُّنْیَا بِغَیْرِ الْعِبْرَۃِ انْطَمَسَ مِنْ بَصَرِ قَلْبِهٖ بِقَدْرِ تِلْکَ الْغَفْلَۃِ ''(حضرت سیدنا) حسن بصری (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں اے ابن آدم! اپنے پیٹ کے ایک تہائی حصے میں کھانا کھاؤ اور ایک میں پانی پیو اور تیسرے حصے کو سانس لینے کے لئے چھوڑ دو تاکہ تم اللہ (ﷻ) کی نشانیوں میں غور و فکر کر سکو۔ کسی دانا کا قول ہے کہ جو شخص بغیر عبرت کے دُنیا کی طرف دیکھتا ہے اُسی غفلت کی مقدار اس کے دل کا نور ماند پڑ جاتا ہے''۔

قَالَ بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَافِیْ لَوْ تَفَکَّرَ النَّاسُ فِیْ عَظَمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَمَا عَصَوْهُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ وَّلَا اثْنَیْنِ وَلَا ثَلَاثَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

ضِيَاءُ الْإِيْمَانِ اَوْ نُوْرُ الْإِيْمَانِ التَّفَكُّرُ" "(حضرت سیدنا) عمرو بن عبد قیس (ؓ) فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے صحابہ (کرام ؓ) سے سنا ہے کہ نورِ ایمان غور و فکر کا نام ہے"۔

عَنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ الضَّعِيْفَ اتَّقِ اللهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَكُنْ فِي الدُّنْيَا ضَيْفًا وَاتَّخِذِ الْمَسَاجِدَ بَيْتًا وَعَلِّمْ عَيْنَيْكَ الْبُكَاءَ وَجَسَدَكَ الصَّبْرَ وَقَلْبَكَ الْفِكْرَ وَلَا تَهْتَمَّ بِرِزْقِ غَدٍ "(حضرت سیدنا) عیسیٰ (ؑ) ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابنِ آدم! جہاں بھی ہو اللہ (ﷻ) سے ڈرتے رہو۔ دُنیا میں مہمان بن کر رہو، مسجدوں کو اپنا گھر بنالو، اپنی آنکھوں کو رونا، جسم کو صبر اور دل کو غور و فکر کی تعلیم دو۔ کل کی روزی کا غم نہ کرو"۔

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَكَى يَوْمًا بَيْنَ اَصْحَابِهِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ فَكَّرْتُ فِي الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا وَشَهَوَاتِهَا فَاعْتَبَرْتُ مِنْهَا بِهَا مَا تَكَادُ شَهَوَاتُهَا تَنْقَضِيْ حَتّٰى تُكَدِّرَهَا مَرَارَتُهَا وَلَئِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا عِبْرَةٌ لِّمَنِ اعْتَبَرَ اِنَّ فِيْهَا مَوَاعِظَ لِمَنِ ادَّكَرَ "(امیر المؤمنین حضرت سیدنا) عمر بن عبدالعزیز (ؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ رونے لگے جب پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ میں نے دُنیا کی لذتوں اور خواہشات میں غور و فکر کیا اور ان سے عبرت حاصل کی اور اس نتیجے پر پہنچا کہ دُنیا کی تمام لذات آخر کار تلخ ہو جاتی ہیں اگر اس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت نہ ہو تو کم از کم نصیحت حاصل کرنے والے کے لئے نصیحت ہو"۔

وَقَالَ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا اَنْشَدَنِي الْحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

نُزْهَةُ الْمُؤْمِنِ الْفِكَرُ ... لَذَّةُ الْمُؤْمِنِ الْعِبَرُ
نَحْمَدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ ... نَحْنُ كُلٌّ عَلٰى خَطَرٍ
رُبَّ لَاهٍ وَعُمْرُهُ ... قَدْ تَقَضّٰى وَمَا شَعَرَ
رُبَّ عَيْشٍ قَدْ كَانَ فَوْقَ ... الْمُنٰى مُوْنِقَ الزَّهَرِ
فِيْ خَرِيْرٍ مِنَ الْعُيُوْنِ ... وَظِلٍّ مِنَ الشَّجَرِ
وَسُرُوْرٍ مِنَ النَّبَاتِ ... وَطِيْبٍ مِنَ الثَّمَرِ
غَيَّرَتْهُ وَاَهْلَهُ ... سُرْعَةُ الدَّهْرِ بِالْغِيَرِ
نَحْمَدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ ... اِنَّ فِيْ ذَا لَمُعْتَبَرٍ
اِنَّ فِيْ ذَا لَعِبْرَةً ... لِلَبِيْبٍ اِنِ اعْتَبَرَ

"(حضرت) حسین بن عبدالرحمٰن (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ مومن کی خوشی غور و فکر میں ہے۔ اور اس کی لذت عبرت حاصل کرنے میں ہے۔ ہم ہر طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اس کے باوجود اللہ (ﷻ) کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔ بعض غافل ایسے ہیں کہ اُن کی عمر کا اکثر حصہ گزر گیا لیکن انہیں اس کا شعور تک نہ ہوا۔ بعض اوقات انسان کی زندگی اس کی دلپسند خواہشات کے مطابق ہوتی ہے مگر زمانہ جلد ہی اُسے بدل دیتا ہے۔ ہم اللہ (ﷻ) کی محبت میں حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔ یقیناً ان اُمور میں غور و فکر کرنے سے عقل مند آدمی کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ (ﷻ) نے اُن لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو اس کی ذات وصفات اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں غور و فکر نہیں کرتے"۔

درسِ حدیث شریف

ریڈیو پاکستان اسلام آباد سے انٹرنیٹ پر نشر ہوا

از قلم: خادمِ دینِ اسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ [1]

"حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے (ذاتی بنیاد پر) غصہ نہ کرو اور بغض نہ رکھو' باہم حسد نہ کرو ایک دوسرے سے لاتعلق نہ رہو اور اے اللہ (عزوجل) کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو' کسی مسلمان کے لئے حلال یعنی جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑے"۔

خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے تین اُمور سے روکا ہے ایک یہ کہ غصہ نہ کرو کیونکہ باہمی تعلقات میں غصہ سے نفرتیں جنم لیتی ہیں' بہن' بھائیوں' برادری اور معاشرے میں کدورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ غصے کے بعد سلام و کلام کی بندش ہو جاتی ہے۔ بالآخر قطع تعلقی کی نوبت آ جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَۃَ فِیْکُمْ؟ قَالُوْا: اَلَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ. قَالَ: لَا، وَلٰکِنَّہُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ [2] "تم پہلوان کس کو کہتے ہو؟ پیارے پیارے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلوان اسے کہتے ہیں جس کو لوگ اکھاڑے میں پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے متعلق فرمانِ ذی شان ہے: وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ (الشوریٰ:37) "اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں"۔

اور اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ "وہ جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ اور اللہ (عزوجل) ایسے لوگوں سے محبت فرماتا ہے"۔ غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھنا انسان کی شخصیت کو ظاہری و باطنی حسن سے مزین فرما دیتا ہے کیونکہ جو غصہ پر قابو حاصل کر لیتا ہے وہ خلافِ حق بات نہیں کرتا اور عقل و شرع کے مقام سے باہر نہیں نکلتا۔

حدیث شریف میں غصہ کے بعد حسد کا بیان ہے۔ حسد' معاشرتی تعلقات میں دوسری خطرناک بیماری ہے جس کا شکار انسان بہت ساری بھلائیوں سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی تعمیری صلاحیتوں اور توانائیوں کا ایک ناجائز اور ناروا مصرف حسد بن جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ [3] "حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی یا خشک گھاس کو کھا لیتی ہے"۔ حسد بہت بڑا عیب ہے اور حسد حرام ہے۔ حاسد سے بچنے کے لئے ربِّ ذوالجلال والاکرام نے سید الانبیاء حضور سیدنا رسول

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر 4910' بخاری حدیث نمبر 6065-6077' مسلم حدیث نمبر 2559' ترمذی حدیث نمبر 1935' مسند احمد جلد 3 ص 199۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر 4779' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 68۔ [3] ابوداؤد حدیث نمبر 4903' مشکوٰۃ حدیث نمبر 5040' مرقاۃ جلد 9 ص 242۔

اللہ ﷺ کے ذریعے دعا سکھائی کہ ہم عرض کریں: اے اللہ (جل جلالک)! ہمیں پناہ عطا فرما: مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ٥ (الفلق: 5) "حسد والے کے شر سے جب وہ ہم سے حسد کرے"۔ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کو ملی ہوئی نعمت کے زوال کی تمنا کرے۔ یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے، جس نے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کر دیا۔ مسلمانوں کو باہمی تعلقات کے حوالے سے خاتم الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے لاتعلق نہ ہوں۔ بلکہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے افراد کی طرف دست تعاون عطا کریں اور انہیں بھی اپنے ساتھ لے کر چلیں۔

ربّ العالمین جل سلطانہ نے ارشاد مبارک فرمایا ہے: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدۃ: 2) "اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: سرکار کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا روح پرور فرمان عالی شان ہے: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 4

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ (خود) اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے (کسی ظالم) کے حوالے کرتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ (ﷻ) اس کی حاجت کی تکمیل فرماتا ہے اور جو مسلمان کسی مسلمان کی کوئی مصیبت دور کرے گا تو اس کے بدلے میں اللہ (ﷻ) قیامت کے دن اس کے مصائب و مشکلات میں سے اس سے اس کی کوئی مصیبت دور فرمائے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ (ﷻ) اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"۔ مسلمانوں کو آپس میں تعاون اور اچھا معاملہ رکھنا چاہیے۔

بیان شدہ حدیث شریف کے آخر میں قطع تعلقی کی حد بیان کی گئی ہے جو تین دن تک ہے۔ مستقل قطع تعلقی عمر اور رزق میں بے برکتی پیدا کر دیتی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کون و مکاں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَاَنْ يُّنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ 5 "جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے وہ صلہ رحمی کرے"۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ الْمَرْءَ لَيَصِلُ رَحِمَهُ وَمَا يَبْقٰى مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَيُنْسِئُهُ اللّٰهُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَاِنَّهُ لَيَقْطَعُ الرَّحِمَ وَقَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهٖ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً فَيُصَيِّرُهُ اللّٰهُ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ 6 "جو انسان صلہ رحمی کرے اور اس کی عمر تین دن باقی ہو تو اللہ (ﷻ) اس کی عمر تیس سال فرما دے گا اور جو قطع تعلقی کرنے والا ہوگا اور اس کی عمر تیس سال باقی ہو تو قادرِ مطلق خودمختار حقیقی اللہ (ﷻ) اس کی عمر تیس سال سے تین دن کی طرف پھیر دے گا"۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: معلمِ انسانیت حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ، وَاِنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ لَيَكُوْنُوْنَ فُجَّارًا، فَتَنْمُوْا اَمْوَالُهُمْ، وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ، اِذَا وَصَلُوْا اَرْحَامَهُمْ، وَاِنَّ اَعْجَلَ

4 بخاری حدیث نمبر 2442 'ترمذی حدیث نمبر 1426 'مسلم حدیث نمبر 2580 'مسند احمد جلد 2 ص 91 'ابوداؤد حدیث نمبر 4893 'شرح السنۃ جلد 6 ص 480 حدیث نمبر 3412۔
5 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 335 'کنز العمال حدیث نمبر 6965 'قرطبی جلد 5 ص 92 حدیث نمبر 330 'بخاری حدیث نمبر 5985،2067 'مسلم حدیث نمبر 16523 عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ 'ابوداؤد حدیث نمبر 1693۔ 6 کنز العمال جلد 3 ص 357 حدیث نمبر 6920 'جمع الجوامع حدیث نمبر 8569۔

الْمَعْصِيَةِ عُقُوبَةً الْبَغْيُ وَالْخِيَانَةُ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ تُذْهِبُ الْمَالَ، وَتُثْقِلُ فِي الرَّحِمِ 7 " بے شک سب نیکیوں میں جلد از جلد اجر میں صلہ رحمی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو اُن کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحمی کریں۔ بے شک گناہوں میں جلد سزا ظلم، خیانت اور جھوٹی قسم کی وجہ سے ہے، مال کا چلے جانا صلہ رحمی میں کمی کی وجہ سے ہے"۔

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی آخر الزماں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صِلَةُ الرَّحِمِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرْنَ الدِّيَارَ وَيَزِدْنَ فِي الْأَعْمَارِ 8 "صلہ رحمی، نیک خوئی اور ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتا ہے"۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: إِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيدُ اللَّهُ بِهِمَا فِي الْعُمُرِ، وَيَدْفَعُ بِهِمَا مِيتَةَ السُّوءِ، وَيَدْفَعُ اللَّهُ بِهِمَا الْمَكْرُوهَ وَالْمَحْذُورَ 9 "بے شک صدقہ اور صلہ رحمی ان دونوں سے اللہ (ﷻ) عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ امر اور اندیشہ کو دور فرماتا ہے"۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں امام الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللَّهُ حِسَابًا يَسِيرًا، وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: مَا (هُوَ) يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ 10 "تین خوبیاں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ (ﷻ) اُس سے آسان حساب لے گا اور اُسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ ﷺ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں وہ تین خوبیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تجھے نہ دے تو اُسے دو، جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق جوڑو، جو تجھ پر ظلم کرے تم اُسے معاف کرو۔ صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: اے اللہ (ﷻ) کے آخری نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! اگر میں آپ ﷺ کے نورانی ارشاد مبارک کے مطابق ایسا کروں تو میرے لئے کیا کرم نوازی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (ﷻ) تجھے جنت میں داخل فرمائے گا"۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ 11 "جو شخص اللہ (ﷻ) پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو اللہ (ﷻ) اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ (ﷻ) پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے اچھی بات کہے اور اچھی بات نہ کر سکے تو پھر خاموش رہے"۔

اللہ ﷻ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے وہ ہمیں اپنے اور اپنے محبوب کریم خاتم النبیین ﷺ کے احکامات پر چلنے اور اپنی دنیا، قبر اور آخرت کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس بات پر مضبوط ایمان نصیب فرمائے کہ رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ آخری نبی ﷺ ہیں۔ اُن کے بعد اب کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔ آمین!

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

---

7 مجمع الزوائد جلد 8 ص 152، کنز العمال حدیث نمبر 6958، درمنثور جلد 4 ص 177، ابن حبان حدیث نمبر 2038، کنز العمال جلد 3 ص 364 حدیث نمبر 6958 (عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ) 6957 (عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جامع حدیث نمبر 6214-6215۔ 8 کنز العمال جلد 3 ص 356 حدیث نمبر 6910، شعب الایمان جلد 6 ص 226 حدیث نمبر 7969۔ 9 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 335، مجمع الزوائد جلد 8 ص 151، فتح الباری جلد 10 ص 416۔ 10 المعجم الاوسط جلد 1 ص 264 حدیث نمبر 909۔ 11 بخاری حدیث نمبر 6138۔

خطبہ حجۃ الوداع

اللہ ﷻ کے آخری نبی و محبوب رسول ﷺ کا آخری خطبہ

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْحَجِّ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَرَفَۃَ فَنَزَلَ بِھَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَہُ الَّتِیْ بَیَّنَ فِیْھَا مَا بَیَّنَفَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ قَائِلًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اَیُّھَا النَّاسُ! اسْمَعُوْا قَوْلِیْ فَاِنِّیْ لَا اَرَانِیْ وَاِیَّاکُمْ اَنْ نَجْتَمِعَ فِیْ ھٰذَا الْمَجْلِسِ اَبَدًا بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (الحجرات 13) فَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا لِاَبْیَضَ عَلٰی اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ اَلَا کُلُّ مَاثَرَۃٍ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ یُدَّعٰی بِہٖ فَھُوَ تَحْتَ قَدَمَیَّ ھَاتَیْنِ اِلَّا سَدَانَۃَ الْبَیْتِ وَسِقَایَۃَ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَا تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَھَا عَلٰی رِقَابِکُمْ وَ یَجِیْءُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ نَخْوَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَعَظُّمَھَا بِالْاٰبَآءِ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَکَحُرْمَۃِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔ وَاِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَمَنْ

"حج کے دن (خاتم النبیین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ ﷺ نے قصوا (اپنی اونٹنی مبارک) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپ ﷺ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ عظیم خطبہ مبارک ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے اللہ (ﷻ) کی حمد و ثناء فرماتے ہوئے خطبہ مبارکہ کی یوں ابتداء فرمائی۔ اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اللہ (ﷻ) نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ اس نے اپنے محبوب بندے (عظیم رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر فرمایا۔ لوگو! میری بات سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا۔) لوگو! اللہ (ﷻ) کا ارشاد (لاریب) ہے کہ انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا فرمایا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا اللہ (ﷻ) کی نظروں میں وہی ہے جو اللہ (ﷻ) سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ (چنانچہ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ انسان سارے ہی (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہیں۔ اور (حضرت) آدم (علیہ السلام بے مثال) مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے (مبارک) پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی

كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا اِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا
اَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ مُسْلِمٍ اَخُو الْمُسْلِمِ وَاِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ
اِخْوَةٌ اَرِقَّاءَكُمْ اَرِقَّاءَكُمْ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ
وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ
الرَّبِيْعَةِ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ
سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ. وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَ
اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا
وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ
وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ـ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ
تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ـ اَلدَّيْنُ
مَقْضِيٌّ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ
وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ ـ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ اَخِيْهِ اِلَّا مَا
اَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ اَنْفُسَكُمْ
اَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا
اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِكُمْ حَقًّا وَ
لَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَلَّا يُوْطِئْنَ
فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ وَعَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يَاْتِيْنَ
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ
تَهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاَنْ تَضْرِبُوْا ضَرْبًا
غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ـ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ
عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ
فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ
اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ
قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَبَدًا اِنْ

خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ (ﷻ) کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دُنیا کا بوجھ لدا ہوا اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں' اور اگر ایسا ہوا تو میں اللہ (ﷻ) کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔ (اگر تم نورِ ایمان سے منور نہ ہوئے) قریش کے لوگو! اللہ (ﷻ) نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لئے قطعاً حرام کر دی گئیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب اللہ (ﷻ) کے حضور جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس فرمائے گا۔ دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔ لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو' ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔ دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے (نورانی) پاؤں سے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں' میرے اپنے خاندان کا ہے' ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے شہید کر دیا تھا' اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سُود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سُود جسے میں چھوڑتا ہوں' (حضرت) عباس بن عبد المطلب (ؓ) کے خاندان کا سُود ہے' اب یہ ختم ہو گیا۔ لوگو! اللہ (ﷻ) نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔ بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا' جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب و کتاب

اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ ۔ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ اَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوْا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَاَطِيْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا ذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

اللہ (ﷻ) کے ہاں ہوگا۔ جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اُس پر اللہ (ﷻ) کی لعنت"۔ "قرض قابل ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔ کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اُس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔ عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔ دیکھو! تمہارے اُوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو اللہ (ﷻ) کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم اُن سے علیحدہ رہو (یعنی حقوق زوجیت چند روز ترک کرو) اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو انہیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔ عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کرسکتیں۔ چنانچہ اُن کے بارے میں اللہ (ﷻ) کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں اللہ (ﷻ) کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ اللہ (ﷻ) کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کردیئے گئے۔ شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اللہ (ﷻ) کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں اُن لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔ اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (اللہ ﷻ کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپ ﷺ نے حق رسالت ادا فرما دیا اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی۔ یہ سن کر (حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اُٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اے اللہ (جل جلالک!) گواہ رہنا اے اللہ (جل جلالک!) گواہ رہنا اے اللہ (جل جلالک!) گواہ رہنا"۔

مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت کیجئے اور دعائیں لیجئے

دین متین کا طالب علم مہمان رسول ﷺ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ جامعہ یوسفیہ شعبہ طلباء وطالبات میں تقریبا500 طلباء وطالبات مہمانان رسول ﷺ زیر تعلیم ہیں۔

فی طالبہ اور طالب علم کا ماہانہ خرچہ تقریبا2000 روپے ہے۔ آپ اپنی محبت سے جتنے مہمانان رسول ﷺ کا ماہانہ خرچہ اپنے ذمہ لینا چاہیں گے یہ آپ کی محبت، صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے ہمارے نمائندے کے نمبر پر رابطہ فرمائیں: 042-36880027-28, 0321-4649886

والسلام

خیر اندیش!

خادم دین اسلام منیر احمد یوسفی عفی عنہ
(بانی وسرپرست اعلیٰ)
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

دعاگو

شیخ عقیل احمد یوسفی عفی عنہ
صدر
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

شیخ فہد احمد یوسفی عفی عنہ
صدر
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجر پورہ جانشین سکیم لاہور
,0313-7860920
042-36880027-28

الداعی الی الخیر: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام

از قلم: صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے نہایت ہی برگزیدہ نبی تھے۔ آپ علیہ السلام کا پہلا نکاح حضرت سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا سے ہوا تھا۔ ایک روز حضرت سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ضروریات دنیا میں یعنی کھانے پینے کی اشیاء اور رہنے کے مکانات کی تو کمی نہیں البتہ اولاد کی کمی ہے اس لئے آپ حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے نکاح کر لیں۔ ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اولاد سے نواز دے یعنی حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ ہمارے لئے تسکین و راحت کا باعث بن جائے اس طرح حضرت سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا کی گذارش پر حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے نکاح ہوگیا۔

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ o (صافات:100) "تو ہم نے انہیں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو خوشخبری سنائی ایک بردبار لڑکے کی"۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ حَلِيْمٍ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں: وَاَنَّهُ يَكُوْنُ حَلِيْمًا وَاَيُّ حِلْمٍ مِثْلَ حِلْمِهٖ عَرَضَ عَلَيْهِ اَبُوْهُ وَهُوَ مُرَاهِقٌ الذَّبْحَ فَقَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَمَا ظَنُّكَ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ "یعنی آپ کو بشارت دی گئی کہ آپ کو بیٹا عطا فرمایا جائے گا جو حلیم الطبع ہوگا اس سے بڑھ کر علم کی اور کیا مثال ملے گی؟ جب حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام بلوغ کے قریب تھے، آپ کے والد ماجد نے آپ کو فرمایا کہ میں تمہیں خواب میں ذبح کرتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ آپ مجھے صابروں سے پائیں گے۔ یہ حلم تو بالغ ہونے سے پہلے کا ہے بالغ ہونے کے بعد آپ علیہ السلام کے حلم کا کیا مقام ہوگا؟ اس سے واضح ہوا ہے کہ یہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بشارت ہے۔ (روح المعانی، علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 12 ص126)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا پر آپ کو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے نوازا۔ قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اس طرح دعا عرض کی تھی: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ o (الصافات:100) "اے میرے رب (جل جلالہ)! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما"۔

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام بچپن سے ہی اپنے والد مکرم کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام نہایت صابر، بردبار اور وعدے کے سچے اور عزم کے پکے تھے۔ ایک مرتبہ آپ اور آپ علیہ السلام کا ایک ساتھی کہیں جا رہے تھے۔ شہر کے قریب پہنچ کر آپ کے ساتھی نے کہا یہاں میں بیٹھتا ہوں اور تم شہر جا کر کھانا خرید لاؤ یا تم بیٹھو میں کھانا خرید کر لاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارا یہاں انتظار کروں گا اور تم جاؤ اور کھانا خرید لاؤ۔ وہ بھول گیا تین دنوں بعد وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام وہاں ہی موجود تھے اس نے تعجب سے پوچھا: آپ ابھی یہاں ہی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وعدے کے مطابق منتظر تو رہنا ہی تھا۔ (حاشیہ جلالین ص257)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے امتحان لیا کہ آپ کو حکم ہوا کہ آپ علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو حرم پاک کی سرزمین میں چھوڑ آئیں۔ اس وقت حرم شریف میں کوئی شہر یا آبادی نہیں تھی بلکہ وہ ایک بیابان جنگل تھا۔ آپ کو وہاں چھوڑنے کا حکم فرمانا ایک

امتحان تھا اور انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات پر پورا اُترتے ہیں اور دوسرا مقصد کعبہ شریف کی تعمیر تھی مکہ مکرمہ کو آباد کرنا مقصود تھا۔

جہاں آج زمزم کا کنواں ہے وہاں ایک درخت تھا اُس وقت مکہ شریف کی بنیادیں نہیں تھیں اور نہ ہی کسی انسان کا بسیرا تھا آپ ایک تھیلے میں کچھ کھجوریں اور ایک مشکیزہ میں کچھ پانی ڈال کر اُن کو زمزم کی جگہ ایک درخت کے نیچے چھوڑتے ہوئے لوٹنے لگے۔ اُس وقت حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے آپ علیہ السلام سے عرض کی اے ابراہیم (علیک السلام)! آپ علیہ السلام ہمیں یہاں کیوں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ ہمارا کوئی غمخوار نہیں ہے نہ ہی کوئی آبادی ہے۔ کئی مرتبہ پوچھنے پر بھی آپ علیہ السلام نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا۔ پھر حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے پوچھا: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے کہا: "اچھا ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ تنہا نہیں کرے گا۔ یہ کہتے ہوئے وہ واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ایک گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے آپ کو اپنی زوجہ اور بیٹا نظر نہیں آرہے تھے آپ علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی طرف توجہ کی اُس وقت صرف بیت اللہ کی بنیادیں ایک ٹیلہ کی مانند نظر آتی تھیں آپ علیہ السلام نے وہاں کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ سورہ ابراہیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ○ (ابراہیم:37)

"اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرمادے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں"۔

حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اپنے بچے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ اُس بیابان جگہ پر تھیں وہ اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ مشکیزے کا جو پانی تھا دنوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ ختم ہوتا گیا اور جو کھجوریں موجود تھیں وہ بھی آخر ختم ہو گئیں۔ اب کہ حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کے پاس تمام توشہ ختم ہوگیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت ہوگئی۔ بھوک اور پیاس سے نڈھال بچہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتا۔ ماں سے یہ حال برداشت نہ ہو رہا تھا۔ آپ سلام اللہ علیہا قریبی پہاڑی "صفا" پر چڑھیں کہ شاید کہیں سے کوئی پانی یا خوراک کا نام ونشان ملے۔ پھر اسی خیال سے بھاگ کر "مروہ" پہاڑی پر آئیں کہ شاید کوئی انسان ہی نظر آجائے۔ بے قراری کے اسی عالم میں آپ نے صفا اور مروہ پر سات چکر لگائے۔ جب آپ کا آخری چکر مروہ پر تھا تو آپ نے ایک آواز سنی اپنے آپ سے کہنے لگیں کہ یہاں کون ہے؟ یا مجھے ویسے ہی آواز آرہی ہے۔ جب دوبارہ آواز سنی تو خیال کیا اگر یہاں کوئی فریاد سن کر پہنچنے والا ہے تو وہ فرشتہ ہی ہوسکتا ہے۔ دیکھا تو بچہ کے قریب ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اپنی ایڑھی کو رگڑا۔ فرشتے نے ایڑھی کے قریب پر مارا۔ تو ایڑھی رگڑنے سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے پانی کے ارد گرد بند باندھ دیا۔ پانی جوش مار رہا تھا۔ آپ سلام اللہ علیہا نے خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا۔ اور پانی سے فرمایا "زمزم" رُک جا رُک جا۔ خاتم النبیین حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر رحم کرے اگر آپ زمزم کا لفظ ترک کر دیتیں یا آپ نے فرمایا اگر آپ اس سے جلدی سے چلّو نہ بھرتیں تو زمزم جاری چشمہ ہوتا"۔

اس طرح آپ سلام اللہ علیہا نے جب چشمہ سے پانی پیا تو آپ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں اس وقت

فرشتے نے آپ کو کہا: ”تم کوئی خوف نہ کرو کہ تم ضائع ہو جاؤ گی بے شک یہاں بیت اللہ شریف ہے اس کی تعمیر یہ بچہ اور اس کا باپ کریں گے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مقربین کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا“۔

کچھ دیر کے بعد وہاں سے جرہم قبیلہ کا گزر ہوا جنہوں نے دیکھا کہ ایک جگہ پرندے اُتر رہے ہیں۔ انہوں نے خیال کیا کہ پرندے اسی جگہ اُترتے ہیں جہاں پانی ہو یا آبادی کا نام ونشان موجود ہو۔ چنانچہ انہوں نے ایک شخص کو کھوج لگانے کے لئے بھیجا۔ جب وہ شخص وہاں پہنچا اس نے دیکھا ایک عورت چشمے کے پاس موجود ہے۔ ساتھ میں ایک بچہ بھی ہے۔ قبیلے والوں نے حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے پانی کی درخواست کی بولے اگر وہ انہیں پانی میں شریک کرلیں تو ہم انہیں جانوروں کے دودھ میں شریک کریں گے چنانچہ اس شرط پر معاہدہ طے پا گیا۔

حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی اپنے بچے کی بھوک اور پیاس کی تڑپ کے لئے صفا اور مروہ میں چکر لگانے کی ادا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس قدر مقبول ہوئی کہ رب تعالیٰ نے قیامت تک مسلمانوں کے لئے حج اور عمرہ کی ادائیگی کا سب سے اہم رکن بنا دیا اور زمزم کا پانی سب سے متبرک اور شفایاب پانی بنا دیا جو کہ رہتی دنیا تک رہے گا۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ہونے کے لئے جو دُعا فرمائی وہ قبول ہوئی۔ آپ کی دُعا میں تین مطالبے تھے۔ نرینہ اولاد بُردباری کی عمر تک پہنچے اور جلیل القدر نبی ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا آپ کو بیٹا بھی حلیم الطبع عطا فرمایا تاکہ بیٹا بھی باپ کی طرح شرف وفضیلت والا اور مقرب ہو اور جلیل القدر نبی بھی تھے۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنی ذات کے لئے دُعا فرماتے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (البقرۃ 83:3) ”اے میرے رب! مجھے حکم عطا فرما اور مجھے اُن سے ملا جو تیرے قرب کے لائق ہیں“۔

حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے یہاں رہنے کی وجہ سے حرم مکہ میں آبادی ہو چکی تھی۔ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا تو آپ بھی حرم پاک میں تشریف لائے۔ اس بڑے امتحان سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ ماں اور بیٹا کس قدر صبر اور حوصلے والے تھے جو ہمت سے رہے اور اللہ ﷻ پر توکل کئے رکھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کرام علیہم السلام کو امتحان میں ڈال کر آنے والے اُمتیوں کے لئے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ نبیوں پر بھی امتحان آتے ہیں وہ کس خندہ پیشانی اور صبر سے کام لیتے ہیں اور اس بات کو آنے والے لوگوں کے لئے مثال بنا دیتا ہے تاکہ ہم جیسے لوگ بھی صبر کریں اور ان کی زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔

اب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سخت امتحان کا وقت تھا۔ ذی الحجہ کی سات تاریخ کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام آرام فرما رہے ہوتے ہیں کہ خواب میں آواز آتی ہے کہ ”اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنا بیٹا ذبح کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے“۔ آپ علیہ السلام جب صبح اٹھے تو اس خواب کے متعلق سوچتے رہے کہ کہیں یہ محض خواب ہے یا حکم خداوندی ہے۔ اس روز آٹھ (8) ذوالحجہ تھی۔ آپ نے اس دن کو ”یوم ترویہ“ یعنی ”سوچ بچار کا دن“ سے منسوب فرمایا۔ آٹھ تاریخ کی رات کو دوبارہ خواب میں وہی حکم ہوا۔ اس لئے نو ذوالحجہ کو جان لیا کہ یہ حکم رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس دن کو ”یوم عرفہ“ یعنی ”پہچاننے کا دن“ کہا جاتا ہے اس کے بعد آنے والی رات کو جب تیسری بار خواب دیکھا تو اگلے دن اس پر ارادہ کرلیا کہ یہ عمل کرنا ہے اس لئے اس دن کو یوم نحر یعنی ”ذبح کا دن“ کہا جاتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کو جو خواب آتے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں۔ اور اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا

ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتا دیکھا۔ یہ صرف امتحان تھا۔ اس امتحان پر عمل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقبول ترین ہوئے۔ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ارادہ فرمالیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بیٹے سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم اس لئے صادر فرمایا تاکہ یہ بات عیاں ہوجائے کہ وہ کس قدر فرمانبردار ہیں؟ کس قدر صابر ہیں؟ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کو ٹھنڈک سے نوازا اور اپنے صبر کرنے کے پختہ ارادے کو "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" سے ملاکر برکت کا حصول کیا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کے کہنے سے یہ مسئلہ واضح ہوجاتا ہے کہ جو بھی کام مستقبل میں کرنا مقصود ہو اگر یہ الفاظ ادا کر لئے جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل شامل حال ہوجاتا ہے۔ گناہوں سے بچنا نصیب ہوجاتا ہے اور کام میں برکت حاصل ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ (تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 26)

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شیطان حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام پر کامیاب ہونے کے لئے ایک دوست کی شکل میں آپ کو روکنے کی غرض سے نمودار ہوا۔ کامیاب نہ ہوسکا۔ دوسری بار حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو راہ سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوا۔ تیسری بار اتنا موٹا ہوگیا کہ وادی کے درمیان دیوار سابن گیا تاکہ آپ علیہ السلام آگے نہ جاسکیں۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھی تھا جس نے آپ کو کہا کہ آپ اسے ماریں۔ آپ علیہ السلام نے سات کنکر اُٹھائے اُسے مارے تو وہ راستے سے ہٹ گیا۔ دوبارہ آگے آیا اور آپ کو ہٹانے کی کوشش کی آپ نے پھر سے سات کنکریاں ماریں اور راستہ سے ہٹایا تیسری بار پھر اس طرح کیا آپ علیہ السلام نے سات کنکریاں اٹھا کر ماریں اور راستے سے ہٹایا۔

آج حاجیوں پر اس سُنّتِ ابراہیمی کو واجب قرار دے دیا گیا۔ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب کی اس ادا کو حج کا رکن بنادیا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ جب آپ مقامِ مقصود پر پہنچ گئے تو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا' اے میرے پیارے ابا جان! ذبح کرنے سے پہلے آپ مجھے باندھ دیں تاکہ میں تڑپوں نہیں۔ اپنے کپڑوں کو میرے خون سے بچا کر رکھیں کہیں میری والدہ پریشان نہ ہوجائیں۔ میرے حلق پر جلدی جلدی چھری چلایئے گا تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔ جب میری والدہ کے پاس جائیں تو انہیں میرا سلام کہئے گا۔ ان باتوں کے بعد باپ نے اپنے لختِ جگر کا بوسہ لیا محبت سے آنسو چھلک پڑے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حکم میں کوئی دیر نہ کی۔ قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ o (الصافات: 103) "غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اُس (باپ) نے اُس (بیٹے) کو پیشانی کے بل لٹایا"۔

ماتھے کے بل لٹانے کا مشورہ بھی حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا تھا۔ کہیں چہرہ سامنے ہونے کی صورت میں محبتِ پدری کی وجہ سے چھری چلانے میں دقت نہ ہو۔ جیسے ہی آپ علیہ السلام نے چھری چلائی اللہ ﷻ کی طرف سے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور ایک موٹا تازہ سینگوں والا سفیدی مائل دنبہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ رکھ دیا۔ اور ذبح ہونے سے بچا لیا۔ اور بے شمار اجر وثواب عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا لقب مبارک "ذبیح اللہ" (اللہ ﷻ کی رضا کے لئے ذبح ہونے والا) رکھ دیا گیا۔ (روح المعانی علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 12 ص 131)

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام جب دنبہ فدیہ لے کر آئے تو خیال کیا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام جلدی نہ کردیں آپ نے پڑھا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب آسمانوں کی طرف سر اٹھایا۔ تو دیکھا حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں تو پڑھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یہ الفاظ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے سنے تو آپ نے

پڑھا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ان تینوں کے مجموعہ کلام کو تکبیرات تشریق کی صورت میں تا قیامت نمازیوں کے لئے ذی الحجہ کی 9 تاریخ کو نماز فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی نماز عصر تک واجب کر دیا گیا۔ تاکہ یادگار قائم رہے۔ (قاضی خان بحوالہ جواہر السنایہ حاشیہ ہدایہ جلد 1 ص 235)

ذبح کے وقت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیرہ سال تھی۔ بعض روایات کے مطابق سات سال تھی۔ ابن کثیر کے مطابق ذبح کے وقت جو دنبہ بطور فدیہ دیا گیا اُس کے سینگ کعبہ شریف پر کافی عرصہ نصب رہے۔ یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں پیش آیا تھا۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی طرف سے حکم فرمایا گیا کہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو لے کر کعبہ شریف کی تعمیر کریں۔ ایک بادل کا ٹکڑا بھیجا گیا جس نے کعبہ شریف کی حد کی نشاندہی کی۔ اور حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے خط کھینچ دیا۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے کی بنیادوں پر ہی عمارت تعمیر فرمائی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آسانی کے لئے رب تعالیٰ نے جنت سے جنتی یاقوت جنتی پتھر بھیجا جس پر آپ علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرماتے جس قدر عمارت بلند ہوتی جاتی یہ پتھر بھی اُس قدر بلند ہو جاتا۔ یہ پتھر آپ علیہ السلام کے کھڑے ہونے سے نرم ہو جاتا تھا تاکہ سختی کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے قدموں میں تکلیف نہ ہو۔ اسی لئے اس پر آپ علیہ السلام کے قدموں کے نشان پڑ گئے ہیں جو آج خانہ کعبہ میں موجود ہیں۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام پتھر اور گارا دیتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک نبی علیہ السلام معمار ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک نبی علیہ السلام معاون۔ سبحان اللہ

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی (البقرۃ:15) "اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ"۔

قرآن مجید میں اس واقعہ کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (البقرۃ: 124) "جب (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کو اُن کے رب نے کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ (ﷻ) نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا عرض کرنے لگے میری اولاد کو! فرمایا۔ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا"۔

ان آیات کریمہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے امتحانات کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جس پر وہ پورا اُترے اور رب کریم ﷻ کے ہاں مقرب نبیوں میں شمار ہوئے۔ پھر ارشاد فرمایا:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (البقرۃ: 125) "اور ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنائی تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) سے وعدہ کر لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو"۔ پھر ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ "جب (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا! اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا دے اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ (ﷻ) پر اور قیامت کے دن پر ایمان

رکھنے والے ہوں پھلوں کی روزیاں عطا فرما دے"۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے اثرات آج بھی موجود ہیں' مکہ کی سرزمین ریتلی اور پہاڑی ہے لیکن ہر قسم کے پھل وہاں ہر وقت ہر موسم میں موجود ہوتے ہیں۔ لوگ ہر طرف سے حرم کعبہ میں کھچے چلے آتے ہیں ہر مسلمان کے دل کی یہی تڑپ ہوتی ہے کہ وہ خانہ کعبہ شریف کی زیارت کرے اور مدینہ منورہ میں حاضری دے۔ یہ برکتیں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کی وجہ سے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (البقرۃ:127) "ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کعبۃ اللہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بنیادوں کو اٹھاتے جاتے اور دُعائیں کرتے جا رہے تھے۔ قرآن پاک میں پھر ارشاد ہوتا ہے:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ (البقرۃ:128) "اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے"۔

پھر دُعا فرمائی قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (البقرۃ:129) "اے ہمارے پروردگار! ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے۔ انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک فرمائے۔ یقیناً تو غلبے والا اور حکمت والا ہے"۔

پیارے ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کو رب تعالیٰ جل جلالہ نے قبول فرمایا اور پیارے کریم آقا ہادی کائنات' سید الثقلین' نبی الحرمین' امام القبلتین' شفیع المذنبین' سرکار کائنات حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل مبارک سے تشریف لائے۔ پیارے آقا و مولا فرمایا کرتے کہ میں دُعائے خلیل ہوں"۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت سیدہ بی بی سارہ علیہا السلام کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے قبیلہ جرہم کی خاتون سے نکاح کر لیا۔ کئی سال گزرنے کے بعد حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی منشاء کے مطابق حضرت سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا سے وعدہ کر کے آئے کہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر ملاقات کر کے واپس آ جائیں گے سواری سے نہیں اتریں گے آپ علیہ السلام جب مکہ مکرمہ میں آئے تو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام شکار کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے بہو سے ملاقات ہوئی۔ اس سے گزر اوقات کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا اچھا گزارا نہیں' تنگدستی ہے صرف شکار پر گزر اوقات ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے واپس چلتے ہوئے فرمایا "اپنے خاوند کو میرا سلام کہنا اور کہنا تمہارے گھر کی چوکھٹ اچھی نہیں ہے اسے بدل لو"۔

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام جب گھر تشریف لائے تو خود ہی پوچھا کہ آج کوئی بزرگ تشریف لائے تھے؟ تو آپ کی زوجہ نے عرض کیا کہ ہاں! آئے تھے اور سلام فرما کر گئے تھے اور ایک پیغام فرما کر گئے ہیں۔ تفصیل بیان کی تو آپ نے اپنی زوجہ کو فارغ فرما دیا وجہ یہ تھی کہ وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کی ناشکری کرتی تھی نبی علیہ السلام کی زوجہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کم روزی پر شکایت کرے یہ خاتون قبیلہ جرہم سے تھی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام دوبارہ پھر حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کے لئے آئے۔ اس مرتبہ پھر

حضرت سیدنا اسماعیل ؑ گھر میں موجود نہ تھے۔ آپ کی ملاقات بہو سے ہوئی۔ (یہ حضرت سیدنا اسماعیل ؑ کی دوسری شادی تھی) اس سے گھر کے حالات پوچھے اُس نے عرض کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر ہے اچھا وقت گزر رہا ہے۔ زمزم شریف کے پانی پر ہمارا قبضہ ہے میرے خاوند شکار کر کے لے آتے ہیں۔ جب حضرت سیدنا ابراہیم ؑ نے واپس جانے کا فرمایا تو وہ اصرار کرنے لگی کہ ہمارے گھر رکیں لیکن آپ نے فرمایا مجھے سواری سے اُترنے کی اجازت نہیں۔ آپ کی بہو نے عرض کیا آپ اپنے پاؤں اس پتھر پر رکھیں تاکہ میں اُن کو دھو دوں۔ آپ ؑ نے جس پتھر پر پاؤں رکھے وہ "مقام ابراہیم" ہی تھا۔ آپ ؑ نے واپس چلتے ہوئے حضرت سیدنا اسماعیل ؑ کے لیے دُعا اور سلام ارشاد فرمایا اور ساتھ فرمایا کہ حضرت اسماعیل ؑ کو پیغام دیں کہ "گھر کی چوکھٹ اچھی ہے اسے مضبوط رکھنا"۔

حضرت سیدنا ابراہیم ؑ، حضرت سیدنا اسماعیل ؑ اور حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خوب قربانیاں پیش کیں۔ جو رب کائنات جل جلالہ کے ہاں بے حد مقبول ہوئیں۔ حضرت سیدنا ابراہیم ؑ اور حضرت سیدنا اسماعیل ؑ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر فرمائی۔ آپ کی پیش کردہ قربانیوں کو حج اور عمرے کے ارکان اور واجبات بنا دیئے گئے جو قیامت تک قائم و دائم رہیں گے۔ زمزم کے چشمے کو جاری فرمایا جو کہ شفایاب پانی ہے۔ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنایا۔ آپ ؑ کو انبیاء کرام علیہم السلام میں فضیلت و مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ اور سب سے بڑی شان یہ عطا فرمائی کہ ہمارے پیارے آقا کریم ﷺ کو آپ ؑ کی نسل میں سے مبعوث فرمایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کی ان قربانیوں سے سبق حاصل کر کے اپنی آخرت و دُنیا کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صبر کرنے اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

I LOVE DEEN-A-ISLAM

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی (مدظلہ)

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv naginatv YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر جمعرات بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآن مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ www.nagina.tv nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو، آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541 پر السلام و علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو، آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ جانسہ سکیم لاہور۔

دعاؤں کے طالب: نگینہ میڈیا سیل 0313-3333777,0333-8380611

قربانی اور اس کے مسائل

از قلم: بیگم صاحبزادہ پیر شیخ فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات)

لفظ قربان عربی لغت کے اعتبار سے ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کو کسی کے قرب کا ذریعہ بنایا جائے اور اصطلاح شرع میں اُس ذبیحہ وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ ہوتی تھی کہ سفید رنگ کی غیبی آگ آسمان سے آتی اور قربانی کی چیز کو جلا دیتی اور اگر قربانی قبول نہ ہوتی تو اس پر آگ نہ آتی اور نہ اُسے جلاتی وہ چیز وہیں پڑی رہتی تھی۔ جیسا کہ قابیل اور ہابیل کی قربانی کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط..... (المائدۃ:27) جبکہ دونوں (قابیل اور ہابیل) نے قربانی دی پس اُن دونوں میں سے ایک سے قبول کی گئی دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔

اسی طرح قربانیوں کے گوشت اور مال غنیمت بھی بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے تھے اور جھگڑے کی صورت میں اپنی حقانیت اس طرح پیش کی جاتی کہ جو سچا ہوتا تھا اُس کی قربانی کو آگ جلا دیتی تھی۔ جھوٹے کی قربانی یوں ہی پڑی رہتی تھی۔ قربانیوں کی قبولیت کی بنیاد سچائی اور تقویٰ پر تھی اور آج بھی ایسے ہی ہے۔ جب قابیل کی قربانی مردود ہوگئی تو اُس نے حضرت ہابیل علیہ السلام سے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا تو اُس کے جواب میں حضرت ہابیل علیہ السلام نے فرمایا: قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ (المائدۃ:27) "بولا کہ اللہ (تعالیٰ) کا دستور ہے کہ وہ قربانی اور عمل پرہیزگاروں کا ہی قبول فرماتا ہے"۔ اس سلسلہ میں سورۃ الحج کی آیتِ مبارکہ نمبر 37 میں ارشادِ ربانی ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط.... "اللہ (تعالیٰ) کو ہرگز اُن (قربانی کے جانوروں) کے نہ تو گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی خون۔ ہاں تمہاری پرہیزگاری بار یاب ہوتی ہے"۔ قربانی وہ عمل ہے جس پر دورِ مدینہ منورہ سے لے کر آج تک متواتر اتفاق چلا آ رہا ہے۔ قربانی ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک بہت پسندیدہ اور مقبول ہے۔ اس میں صرف رضائے الٰہی کو مدِنظر رکھنا چاہئے اور ہر قسم کے تکبر، ریا، شہرت اور فخر سے بچنا چاہئے اس لئے کہ قربانی کا مقصد نہ تو صرف گوشت کھانا ہے اور نہ ہی شہرت و فخر بلکہ تقویٰ اور رضائے خداوندی ہے۔

قربانی کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو ارشاد مبارک فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ (الکوثر:2) "پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں"۔ اس آیت مبارکہ میں اگرچہ خطاب نبی کریم رءوف و رحیم ﷺ سے ہے مگر حکم بالعموم ساری اُمتِ مسلمہ کے لئے ہے۔ چنانچہ تمام مسلمان اس حکم خداوندی کے قائل اور فاعل ہیں اور ان شاء اللہ رہیں گے۔

ماہ ذی الحجہ اور یوم عرفہ:

ذی الحجہ بڑی برکتوں والا مہینہ ہے یہ اسلامی کیلنڈر کا آخری مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اسلام کی عظیم عبادت حج مبارک اور قربانی ادا کی جاتی ہے۔ لاکھوں فرزندانِ توحید اور شمع رسالت کے پروانے اپنے خالق و مالک کے حکم کی تعمیل اور حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کی پیروی میں مگن اور مصروفِ عبادت ہوتے ہیں اس ماہ کے پہلے دس دنوں ان میں یوم عرفہ کو بہت فضیلت حاصل ہے۔

بزرگ دن:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اَفْضَلُ اَيَّامِ الدُّنْيَا اَيَّامُ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ قِيْلَ وَلَا مِثْلُهُنَّ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا مِثْلُهُنَّ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ عُفِّرَ وَجْهُهٗ فِى التُّرَابِ "دنیا کے سب بزرگ دنوں سے زیادہ بزرگ دن ذی

الحجہ کا پہلا عشرہ ہے (یعنی دس دن ہیں)۔ فرمایا گیا کہ ان کے برابر جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا: ہاں! ان کے برابر جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ کہ جس نے اپنا منہ مٹی میں آلودہ کیا۔ (یعنی جام شہادت نوش کیا)"۔ 1

بعد از طلوع چاند:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں' حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: "جو شخص قربانی کی نیت رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند نظر آتے ہی نہ تو اپنے سر اور مونچھوں وغیرہ کے بال تراشے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔ 2 یہاں تک کہ قربانی کرے"۔ 3 (یعنی قربانی کرنے کے بعد مذکورہ بالا کام کرے اور جس کو پہلے دن قربانی نہ کرنی ہو وہ چاہے تو عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد حجامت وغیرہ بنالے تو کوئی حرج نہیں)۔

غریبوں کے لئے قربانی کا ثواب:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں' حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: مجھے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کرنے کا حکم ہوا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اُمت کے لئے اس دن کو عید کیا ہے تو اس شخص نے عرض کیا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو مگر اونٹنی یا بکری تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اور اس کو بھی ذبح کر دے گا تو کام کاج میں تکلیف ہوگی لہٰذا) اپنے سر کے بال کٹوا کر ناخن تراش کر مونچھوں کے اور غیر ضروری بال تراش (مونڈ) لے اللہ ﷻ کے نزدیک تیری یہی قربانی ہے۔ 4 (تم مکمل قربانی کا ثواب حاصل کر سکتے ہو) یعنی جو شخص جانور کی قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ بھی ذی الحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد نہ ہی حجامت بنوائے نہ ہی ناخن کاٹے اور نہ ہی غیر ضروری بال تراشے بلکہ عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حجامت وغیرہ بنوائے' مونچھیں تراشے اور ناخن کاٹے تو اس کو بھی قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

قربانی کا وقت:

حضرت سیدنا جندب بن عبد اللہ ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں قربانی کے دن حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو ابھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے۔ یعنی نماز سے سلام پھیرا ہی تھا کہ قربانیوں کے گوشت دیکھے جو آپ ﷺ کے فارغ ہونے سے پہلے کر دی گئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے (جانور کو) ذبح کر لیا ہو تو وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ 5 کتب احادیث مبارکہ میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا ہو اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہئے۔ بخاری شریف میں ہے جس نے نماز سے قبل ہی قربانی کر دی وہ اس کے اپنے نفس کے لئے (یعنی اس کے لئے قربانی کا اجر و ثواب نہیں ہے) اور جس نے نماز کے بعد قربانی (کا جانور) ذبح کیا اس نے قربانی پوری کر لی اور مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

پیارا مال و زر:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: جو روپیہ پیسہ (مال و زر) عید کے دن قربانی پر خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیسہ پیارا نہیں۔ 6

حضرت سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں' حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے (عید الاضحیٰ کے دن) ارشاد مبارک فرمایا: اس دن پہلا جو کام ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے۔ پھر

1 مجمع الزوائد جلد 4 ص 17 'الترغیب والترہیب جلد 2 ص 190 'مسند احمد جلد 1 ص 457۔ 2 وہ عورتیں جو قربانی کرتی ہیں وہ بھی بال وغیرہ نہ کاٹیں۔ 3 نسائی جلد 2 ص 201 'مسلم جلد 1 ص 160 'ابن ماجہ ص 233-234 'ابوداؤد جلد 2 ص 30 'مشکوٰۃ ص 127۔ 4 نسائی جلد 2 ص 201 'ابوداؤد جلد 2 ص 29۔ 5 بخاری جلد 2 ص 132 'مسلم جلد 2 ص 157 'نسائی جلد 2 ص 153 'ابن ماجہ ص 235 'مشکوٰۃ ص 128۔ 6 طبرانی۔

نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر) قربانی کرے اُس نے ہماری سنّت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی نہ ہوئی۔ بلکہ اُس نے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کاٹا وہ (قربانی) عبادت میں شامل نہیں ہوگی"۔ 7

حضرت سیدنا انسؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا نبی اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: "جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اُس کی قربانی پوری ہوگئی اور وہ مسلمانوں کی سنّت پر چلا"۔ 8

اختیار مصطفےٰ کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابو بُردہؓ

حضرت سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے عید کے روز نماز کے بعد خطبہ فرماتے ہوئے ارشاد مبارک فرمایا: "جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی اور ہمارے جیسی قربانی کی تو اس نے قربانی کی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی (تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی) بلکہ گوشت کی ہوگی۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بردہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے تو نماز کے لئے جانے سے پہلے قربانی کی اور میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی۔ میں نے خود بھی کھایا اپنے عیال اور ہمسایوں کو بھی کھلایا' آپ ﷺ نے فرمایا: تِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ "یہ بکری تو گوشت کی بکری ہے"۔ یعنی قربانی نہیں ہوئی۔

حضرت سیدنا ابو بُردہؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پاس ایک بکری ہے جو جذعہ ہے (پورے سال کی نہیں ہے)۔ وہ گوشت کے لحاظ سے دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اُس کی قربانی کرسکتا ہوں فرمایا: نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ "ہاں مگر تیرے سوا کسی کے لئے جائز نہیں"۔

قربانی کے جانور کی قسمیں:

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں: (1) گائے' (2) اُونٹ' (3) بکری۔ ان کی جتنی قسمیں ہیں سب اسی میں داخل ہیں۔ یعنی نر اور مادہ۔ سب کا ایک ہی حکم ہے۔ سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ گائے میں بھینس' سانڈ اور بیل بھی شمار ہے۔ بکری میں بھیڑ' دنبہ' بچھترا اور بکرا سب شامل ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں:

حضرت سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی سے بچنا چاہئے تو آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں ہیں: (1) لنگڑا (جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو)' (2) کانا (جس کا کانا پن ظاہر ہو)' (3) بیمار (جس کی بیماری ظاہر ہو)' (4) ایسا بیمار لاغر جس کی ہڈیاں پر مغز نہ ہو (ہڈیوں کا پنجر)۔ 9

امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیدنا رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان دیکھ لیں۔ نہ لمبائی میں چرے کان کی قربانی کریں نہ چوڑائی میں کٹے کان والے جانور کی قربانی کریں۔ 10 (اس میں زیادہ کا اعتبار ہے اگر آدھے سے کم کٹا ہوا ہے تو قربانی ہو جائے گی۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علیؓ ہی فرماتے ہیں: "حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ٹوٹے سینگ اور کٹے کانوں والے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ 11 (سینگ سے مراد خول نہیں بلکہ خول کے نیچے

7۔ بخاری جلد 2 ص 832' شرح السنۃ جلد 2 ص 614' مسلم جلد 2 ص 154' مسند احمد جلد 2 ص 282۔ 8۔ بخاری جلد 2 ص 832' شرح السنۃ جلد 2 ص 614۔ 9۔ ترمذی جلد 1 ص 277' ابوداؤد جلد 2 ص 31' نسائی جلد 2 ص 202' ابن ماجہ ص 234۔ 10۔ ابن ماجہ ص 234' مشکوٰۃ ص 128' ابوداؤد جلد 2 ص 32' ترمذی جلد 1 ص 275۔ 11۔ ابن ماجہ ص 234' مشکوٰۃ ص 128۔

گلی یا مغز ہے اگر مغز پورا ہے تو قربانی جائز ہے اگرچہ خول ٹوٹا ہو۔

گائے اور اونٹ:

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضور سیدنا نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: "گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ہے"۔ 12

قربانی کن پر واجب ہے:

جن پر قربانی واجب ہے وہ اہل ایمان درج ذیل ہیں: (1) مسلمان (2) مالدار (3) آزاد (4) مقیم۔

قربانی کے دن:

حضرت سیدنا نافع علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "عید قربان کے دن کے بعد قربانی دو دن اور ہے"۔ 13

جانور حرام ہونے کے امور:

(1) مجنون کا ذبیحہ (2) اتنا بچہ جو بے عقل ہو اس کا ذبیحہ (3) مشرک، مرتد اور مرزائی کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے، (4) اہل کتاب اگر غیر اہل کتاب ہوگیا تو اب اس کا ذبیحہ (5) مسلمان اگر معاذ اللہ عیسائی، یہودی یا مرزائی ہوگیا کہ مرتد ہے تو اس کا ذبیحہ (6) عیسائی قصائی نے ذبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہے تو جانور حرام ہے، (7) مسلمان قصائی نے ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر کہنے کی بجائے جانور کے گلے پر چھری چلاتے وقت کہہ دیا بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَان تو جانور حرام ہوگیا۔ کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لینے سے جانور حرام ہو جاتا ہے۔ (8) خود ذبح کرنے والا بھولا نہ تھا اسے یاد تھا مگر اللہ عزوجل کا نام نہ لیا قصداً بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر نہ کہا اگرچہ دوسروں نے نام لیا تو جانور حرام ہے، (9) بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَان کہا اس صورت میں بھی جانور حرام ہے۔ (10) چھینک آئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور لگتے ہاتھ ذبح کر دیا۔ یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذبح کے لیے نہیں بلکہ چھینک پر مقصود تھا اس لیے جانور حلال نہیں۔

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے:

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اپنا واقعہ ہے: "حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کریں"۔

قربانی کے گوشت کے حصے:

قربانی دینے والا قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص یعنی غنی یا فقیر کو بھی دے سکتا ہے۔ پکا کر بھی کھلا سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک حصہ فقراء کے لئے، ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کا صدقہ کر دینا بھی جائز ہے۔

تین چیزوں کی ممانعت اور پھر اجازت:

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور سیدنا رسول کریم رؤف ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: "میں تمہیں تین کاموں سے منع فرمایا کرتا تھا: (1) قبروں کی زیارت سے اب زیارت کیا کرو۔ اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ دوسری روایت میں ہے: جو قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے اور جائے اس سے آخرت کی یاد آتی ہے"، (2) میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا اب کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو اور (3) میں نے تمہیں سوائے مشکیزوں کے دوسرے برتنوں میں پینا منع فرمایا تھا اب تمام برتنوں میں پیا کرو، ہاں نشہ کی چیز نہ پینا"۔ 14

---

12 ترمذی جلد 1 ص 276، ابوداؤد جلد 2 ص 32، نسائی جلد 2 ص 204۔ 13 موطا امام مالک ص 497، مشکوٰۃ ص 129۔ 14 ابوداؤد جلد 2 ص 32، نسائی جلد 2 ص 208۔

برکت کی دُعائیں

از قلم: خادمِ دینِ اسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

حضرت سیّدنا معد بن عبدالرحمان علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے ہیں: میری خالہ محترمہ مجھے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرا بھانجا مریض ہے۔ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ 1 "چنانچہ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا نورانی دستِ مبارک پھیرا اور برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو شریف فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے اعضائے مبارک سے لگا ہوا وضو شریف کا مقدس پانی پیا پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں نورانی کندھوں مبارک کے درمیان چکور کے انڈے کی مثل مہرِ نبوت مبارک دیکھی"۔

نماز کے وسیلہ سے خیر و برکت:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: معلمِ انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ مِنْهَا نَصِيبًا فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا 2 "جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کرے تو اُس کا کچھ حصہ (نفل وغیرہ) اپنے گھر میں بھی ادا کرے کیونکہ اُس کی نماز کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اُس کے گھر میں خیر و برکت فرمائے گا"۔

برکت والے پانی سے برکت بڑھے گی:

حضرت سیّدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم وفد کی صورت میں نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے نورانی دستِ ہدایت پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ ﷺ کے حضور عرض کیا کہ ہمارے مُلک میں ایک گرجا ہے۔ آپ ﷺ ہمیں وضو مبارک کا برکت والا پانی عطا فرمائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، وضو شریف فرمایا۔ کُلّی مبارک فرمائی پھر اُسے ایک برتن میں ڈال دیا اور ہمیں جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے روح پرور ارشادِ مبارک سے نوازا: فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشَفُ فَقَالَ: مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا 3 "جب تم اپنی سرزمین پر پہنچو تو اپنے گرجے کو توڑ دو اُس جگہ پر یہ پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ۔ ہم نے عرض کیا: ہمارا مُلک دُور ہے جبکہ گرمی شدید ہے اس لئے یہ پانی تو خشک ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں اور پانی ملا لینا کیونکہ اس سے اُس کی برکت مزید بڑھ جائے گی"۔

فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ، قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ، قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ 4 "چنانچہ ہم دیدارِ پاک اور نورِ ایمان سے منور ہو کر نکلے یہاں تک کہ اپنے مُلک میں آ گئے تو ہم

1 بخاری حدیث نمبر 190، مسلم حدیث نمبر 6087، مشکوٰۃ حدیث نمبر 476، مرقاۃ جلد 2 ص 181۔ 2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1297، ابن ماجہ حدیث نمبر 1376، مسند احمد جلد 3 ص 316، 15، 59، مرقاۃ جلد 3 ص 335، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 189، الترغیب والترہیب جلد 1 ص 278، کنز العمال حدیث نمبر 41513۔ 3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 716، نسائی حدیث نمبر 701، صحیح ابن حبان حدیث نمبر 304، مرقاۃ جلد 2 ص 392۔ 4 نسائی حدیث نمبر 702۔

نے گرجا کو توڑ ڈالا' پھر ہم نے اُس جگہ پر یہ مقدس اور مبارک پانی چھڑکا اور اُسے مسجد بنا لیا' پھر ہم نے اُس جگہ میں اذان پکاری۔ اس گرجا کا راہب قبیلہ طے کا ایک آدمی تھا' جب اُس نے اذان سنی تو کہا: یہ حق کی پکار ہے' پھر اس نے ہمارے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کی طرف راہ لی' اس کے بعد ہم نے اُسے کبھی نہیں دیکھا"۔

چیونٹیاں خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں:

حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ [5] "(رحمۃ للعالمین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا' اُن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم [6] تو (امام المرسلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے۔ (خاتم النبیین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ (ﷻ) اور اُس کے (نوری) فرشتے (علیہم السلام) اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (سمندروں اور دریاؤں میں) اُس شخص کے لئے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں"۔

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث شریف حسن غریب صحیح ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عمارہ حسین بن حریث الخزاعی علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا' وہ فرماتے تھے: حضرت سیدنا فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ [7] "ملکوت السماوات یعنی عالَم بالا میں عمل کرنے والے عالم اور معلّم کو بہت بڑی اہمیت و شخصیت کا مالک سمجھا اور پکارا جاتا ہے"۔

تجارت میں برکت کی دعا:

حضرت سیدنا عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' خیر العالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار عطا فرمایا تاکہ میں بکری خرید کر لاؤں۔ حضرت سیدنا عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ لَهُ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ، فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ، فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا [8] "میں نے اُس سے دو بکریاں خریدیں' پھر اُن میں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور ایک دینار سے اور ایک بکری لے کر (سید المرسلین حضور سیدنا) نبی اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے تمام معاملہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے میرے حق میں دعائے برکت فرمائی کہ اللہ (ﷻ) تمہیں تمہارے ہاتھ کے سودے میں برکت عطا فرمائے' پھر اس کے بعد (حضرت سیدنا عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ) کوفہ کے کناسہ کی طرف جاتے اور بہت زیادہ منافع کماتے تھے۔ چنانچہ وہ کوفہ کے سب سے زیادہ مالدار آدمی بن گئے"۔ صحیح بخاری شریف میں ہے: لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ "اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اُس میں نفع کماتے تھے"۔

---

[5] ترمذی حدیث نمبر 2685' مشکوۃ حدیث نمبر 213' مرقاۃ جلد 1 ص 430۔ [6] مطلب یہ ہے کہ ایک عبادت گذار تھا لیکن مسائل شریعہ کا مکمل عالم نہیں تھا کہ دوسرا مسائل شریعت سے پوری طرح آگاہ تھا لیکن وہ نیکوکار بھی تھا۔ [7] ترمذی حدیث نمبر 2685۔ [8] صحیح بخاری حدیث نمبر 3642' ابوداؤد حدیث نمبر 3384' ترمذی حدیث نمبر 1258' ابن ماجہ حدیث نمبر 2402' مشکوۃ حدیث نمبر 2932' مرقاۃ جلد 6 ص 123۔

کھجور باعثِ برکت ہے:

حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں خاتم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ ذی شان فرمایا: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ 9

"جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ باعثِ برکت ہے اگر وہ نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ باعثِ طہارت ہے"۔

حضرت سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے برکت کی دُعا فرمائی:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حبیبِ کبریا، حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا۔ تو حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِيَ امْرَاَتَانِ، فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهٗ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَهْيَمْ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: فَمَا اَصْدَقْتَهَا؟ قَالَ: نَوَاةً، قَالَ حُمَيْدٌ: اَوْ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ؟ 10

"آؤ میں تمہارے لیے اپنا آدھا مال بانٹ دوں اور میرے پاس دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے شادی کرلو (حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے کہا، اللہ (عزوجل) تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں برکت عطا فرمائے مجھے بازار کا راستہ بتاؤ۔ انہوں نے ان کو بازار کا راستہ بتادیا اس دن وہ (بازار سے) کچھ پنیر اور گھی لے کر ہی لوٹے جو نفع میں انہیں حاصل ہوا تھا۔ اس کے (کچھ دنوں) بعد (سرکارِ کائنات حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے ان کے اوپر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ (یہ زردی کیسی؟) انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے آپ ﷺ نے پوچھا: اس کو (حق) مہر میں تم نے کیا دیا؟ عرض کیا ایک (سونے کی) گٹھلی (یا گٹھلی کے برابر سونا) آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو"۔

سورۃ البقرۃ باعثِ برکت:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خاتم الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ 11

---

9 مشکوۃ حدیث نمبر 1990، ترمذی حدیث نمبر 658، ابوداؤد حدیث نمبر 2355، ابن ماجہ حدیث نمبر 1699، دارمی حدیث نمبر 1708، مسند احمد جلد 4 ص 18-17 حدیث نمبر 16328-16326، مرقاۃ جلد 4 ص 423۔ 10 بخاری حدیث نمبر 2049-2293-3781-3937-5148-5167-6082، مسند احمد جلد 3 ص 271-204-190، ترمذی حدیث نمبر 1933، مشکوۃ حدیث نمبر 3210، مرقاۃ جلد 6 ص 335، مسلم حدیث نمبر 3490 مختصراً۔ 11 مشکوۃ حدیث نمبر 2120، مسلم حدیث نمبر 1874، مرقاۃ جلد 5 ص 16، شرح السنہ جلد 3 ص 19 حدیث نمبر 1187، مسند احمد جلد 4 ص 154، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 395، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 369، کنزالعمال حدیث نمبر 2544۔

"قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے دو بادل یا سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی دو ڈاریں ہوں وہ اپنی صحبت میں (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں"۔

سلام میں برکت:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے لئے میرے آقا و مولا مربی ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ** 12 "اے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کیا کرو یہ سلام تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے خیر و برکت کا باعث ہوگا"۔

سلام نہ کرنا بے برکتی ہے۔ سلام کرنا باعث برکت ہے۔ سلام کرنے میں اپنی ذلت محسوس کرنا درست نہیں۔ اپنے گھر والوں کی سلامتی اور خیر مانگیں تو اللہ عزوجل برکت کے نور سے نوازے گا۔

دن اور رات کی برکت کے لئے التجا:

حضرت سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ذی شان فرمایا ہے۔ جب تم میں سے کوئی صبح کرے یا شام کرے تو یہ دعا کرے: **أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ** 13

"ہم نے اور تمام جہانوں کے رب کے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ (جل جلالہٗ) میں تجھ سے اس دن کی فتح و نصرت اس کی روشنی و برکت اور اس کی ہدایت کے نور کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

نمازوں کی برکت سے گناہ معاف:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ختم الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا** 14

"تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل رہ سکتی ہے؟ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل نہیں رہ سکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے ان نمازوں کی برکت سے اللہ (عزوجل) گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا نمازوں کی برکت سے بندۂ مومن کے صغیرہ گناہ مٹتے رہتے ہیں۔

12 ترمذی حدیث نمبر 2698 'الترغیب والترہیب جلد 2 ص 460 'مشکوۃ حدیث نمبر 4652 'مرقاۃ جلد 8 ص 472 'کنز العمال حدیث نمبر 19081۔ 13 مشکوۃ حدیث نمبر 2412 'ابوداؤد حدیث نمبر 5084 'مرقاۃ جلد 5 ص 323۔ 14 ترمذی حدیث نمبر 2868 'بخاری حدیث نمبر 528 'نسائی حدیث نمبر 462 'مسند احمد جلد 2 ص 379-42 'جلد 6 ص 427 'سنن دارمی جلد 1 ص 267 حدیث نمبر 1221 'جلد 1 ص 283 حدیث نمبر 1183 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 361 'مشکوۃ حدیث نمبر 656 'مرقاۃ جلد 2 ص 249 'الترغیب والترہیب جلد 1 ص 233۔

رزق میں برکت اور بخشش و رحمت کی دعا:

حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی آخر الزماں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ میرے والد گرامی رضی اللہ عنہ کے پر لطف خاص فرماتے ہوئے تشریف لائے تو ہم نے کھانا، کھجوریں تھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا: ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّيْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَآءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ 15 "پھر آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ کھجوریں تناول فرمارہے تھے۔ اور گٹھلیاں اپنی دو (نورانی) انگلیوں کے درمیان ڈالتے جارہے تھے۔ (کھانے کے لئے) آپ ﷺ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی مبارک اکٹھی فرمائی ہوئی تھی۔ حضرت شعبہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: میرا گمان (غالب) ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ یہ بات یعنی گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنا اس (حدیث شریف) میں ہے۔ پھر (آپ ﷺ کے سامنے) مشروب لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا، پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ (حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا تو میرے والد گرامی نے جب آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی عرض کیا ہمارے لئے اللہ (ﷻ) سے دعا فرمائیے۔ تو (رحمۃ للعالمین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے (دعا فرماتے ہوئے) فرمایا: اے اللہ (جل جلالک)! تو نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں ان کے لئے برکت عطا فرمادے اور ان کے گناہ بخش دے اور ان پر رحم فرما"۔

15۔ مشکوٰۃ حدیث نمبر 2427، مسلم حدیث نمبر 5328، مرقاۃ جلد 5 ص 340، ابوداؤد حدیث نمبر 3729۔

ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی اللہ ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب **جامع مسجد نگینہ** A-977، بلاک بی III گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اسلام اور عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

خصوصی بیان: خادم دین اسلام **منیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ!

قسط نمبر 2

بدترین مخلوق:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے (خبر غیب، خبر مستقبل) ارشاد فرمائی ہے: **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ** 1 ''قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین مخلوق پر''۔ ^

^ شرار سے مراد عقائد، اعمال اور اخلاق میں بدترین خلق سے مراد صرف انسان ہیں یعنی جن انسانوں پر قیامت قائم ہوگی وہ سارے کافر، بے حیا، بدکار، بے غیرت، بے شرم ہوں گے۔ نیکی کا نام بھی نہ لیں گے۔ اگرچہ فرشتے اُس وقت بھی ہوں گے جو ہر وقت اللہ ﷻ کی تسبیح، تحمید و تہلیل کرتے ہوں گے وہ معصوم عن الخطا ہیں۔ گناہ انسان اور جنات ہی کرتے ہیں۔ (مرآۃ جلد 7 ص 347 حاشیہ نمبر 2 کچھ اضافے کے ساتھ)

جب اللہ اللہ کرنے والے نہ ہوں گے:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سید الکونین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عظیم ہے: **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ** 2 ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ (ﷻ) کہا جائے گا اور دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اُس شخص پر قیامت نہ ہوگی جو اللہ اللہ (جل سلطانہ) کہتا ہو''۔ 1

1 اللہ اللہ (جل مجدہ الکریم) کی تکرار تاکید کے لئے یعنی اُس وقت کوئی ایسا انسان نہ رہے گا جو اللہ ﷻ کا نام مبارک لے اُس وقت سارے انسان مشرک کافر اور بت پرست ہوں گے۔ معلوم ہوا دُنیا کی بقا علماء عاملین اور صالحین سے ہے۔ نیز معلوم ہوا علماء، صالحین، اولیاء کرام، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی برکت جنات، حیوانات، جمادات، نباتات اور دیگر تمام مخلوقات کو پہنچتی ہے ان کی وجہ سے یہ تمام مخلوقات بشمول غلط کار، بدکار، بدعقیدہ وغیرہ وغیرہ لوگ قیامت کی وحشت سے اَمن میں ہیں۔ 3

قیامت جمعۃ المبارک کے دن قائم ہوگی:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا ہے: **قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ** 4 ''بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے جمعۃ المبارک کا دن ہے اسی دن (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا گیا تھا اور اسی دن اُنہیں جنت میں داخل فرمایا گیا اور اسی میں اُنہیں جنت سے نکالا گیا (خلافت ارضی سونپی گئی) اور قیامت بھی جمعۃ المبارک کے دن ہی برپا ہوگی''۔

زمینِ حجاز سے آگ اُٹھے گی:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں (مستقبل کی سچی غیبی خبریں بتانے والے محبوب ختم الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مقدس ہے: **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ**

1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5517، مستدرک حاکم جلد 4 حدیث نمبر 441-442، 494-456، شرح السنۃ جلد 7 ص 461 حدیث نمبر 4181، مرقاۃ جلد 10 ص 173، ابن ماجہ حدیث نمبر 439، مسند احمد جلد 1 ص 394-435، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ص، مجمع الزوائد جلد 7 ص 285 جلد 8 ص 14، کنز العمال حدیث نمبر 38486، مسلم حدیث نمبر 7402۔
2 مسلم حدیث نمبر 375-376، مرقاۃ جلد 10 ص 172، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 20847، ترمذی حدیث نمبر 2207، مسند احمد جلد 3 ص 107، مشکوٰۃ حدیث نمبر 5516، شرح السنۃ جلد 7 ص 460 حدیث نمبر 4178-4179، مسند احمد جلد 3 ص 162، مسند ابو عوانہ جلد 1 ص 101، مستدرک حاکم جلد 4 حدیث نمبر 495، کنز العمال حدیث نمبر 38575۔
3 مرآۃ جلد 7 ص 347 حاشیہ نمبر 3، مفہوم مرقاۃ جلد 10 ص 172 زیر حدیث 5516۔ 4 مسلم حدیث نمبر 1977، مسند احمد جلد 2 ص 418۔

الْاِبِلِ بِبُصْرٰی 5 "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی اور وہ بصریٰ (شام کا ایک شہر) میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی"۔

دس نشانیاں:

حضرت سیدنا حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں (امام المرسلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ ہماری طرف اپنے نورانی آستانہ مقدسہ سے نگاہ کرم سے جھانکے اس وقت ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ: طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ، وَالدَّابَّةَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ، فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا 6 "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو (1) مغرب (پچھم) سے سورج کا نکلنا (2) یاجوج ماجوج کا نکلنا (3) دابہ (جانور) کا نکلنا (4) تین بار زمین کا دھنسنا (5) ایک مشرق میں (6) ایک مغرب میں اور (7) ایک جزیرہ عرب میں (8) عدن کے اندر سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکے یا اکٹھا کرے گی (9) جہاں لوگ رات گزاریں گے وہیں رات گزارے گی اور (10) جہاں لوگ قیلولہ کریں گے وہیں قیلولہ کرے گی"۔

خبیث ترین کامیاب ترین:

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ 7 "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ذلیل و کمینہ شخص دنیا (کے مال و متاع اور عہدہ و منصب) سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوگا"۔

گائیوں کی طرح کھانے والوں پر:

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سرور کون و مکاں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا 8 "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ اپنی زبانوں کے ذریعے (مدح سرائی کر کے مال کما کر) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبان کے ساتھ کھاتی ہے"۔

سورج مغرب سے نکلے گا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ 9 "اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو"۔

---

5 بخاری حدیث نمبر 7118 ' مسلم حدیث نمبر 7289 ' مشکوۃ حدیث نمبر 5446 ' مرقاۃ جلد 10 ص 91 ' کنز العمال حدیث نمبر 38883 ' البدایہ والنہایہ جلد 6 ص 7 ۔ 6 ترمذی حدیث نمبر 2183 ' ابوداؤد حدیث نمبر 4311 ' ابن ماجہ حدیث نمبر 4041 ' مسند احمد جلد 4 ص 7 ۔ 7 مشکوۃ حدیث نمبر 5365 ' مرقاۃ جلد 4 ص 546 ' ترمذی حدیث نمبر 2209 ' مسند احمد جلد 5 ص 389 ' بیہقی فی دلائل النبوۃ جلد 6 ص 392 ۔ 8 مشکوۃ حدیث نمبر 4799 ' مرقاۃ جلد 9 ص 45 ' مسند احمد جلد 1 ص 184 ' کنز العمال حدیث نمبر 38580 ۔ 9 ابن ماجہ حدیث نمبر 4068 ' ابوداؤد حدیث نمبر 4312 ' بخاری حدیث نمبر 4635-6506 ' ترمذی حدیث نمبر 3072 ' مسند احمد جلد 2 ص 231-313-356-372-530 ۔

روشنی کا مینار

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ایمان

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ:

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں: انہیں ختم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے اظہار نبوت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی انیس سے فرمایا: مکہ مکرمہ جانے کے لئے تیاری کرو اور اس عظیم ہستی کے متعلق جنہوں نے اظہار نبوت فرمایا ہے اور فرماتے ہیں: يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ "اُن کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں"۔ میرے لئے خبریں حاصل کر کے لاؤ۔ اُن کی باتوں کو خود غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا۔ اُن کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ مکرمہ حاضر ہو کر۔ نبی الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی نورانی باتیں خود سنیں۔ پھر واپس آ کر اپنے بھائی حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے: يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ "وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم فرماتے ہیں اور میں نے اُن سے جو کلام سنا ہے وہ شعر نہیں ہے"۔ اس پر حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ، فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ "جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس پر مجھے پوری طرح تشفی نہیں ہوئی"۔ آخر انہوں نے خود زادِ راہ لیا، پانی سے بھرا ہوا ایک پرانا مشکیزہ لیا اور مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی الحرمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تلاش کیا۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ ﷺ کے متعلق پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا"۔ کچھ رات گذر گئی وہ مسجد الحرام میں لیٹے ہوئے تھے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا۔ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى، فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ، فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ "آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے۔ (حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں) اُن کے پیچھے پیچھے چلنے لگا لیکن کسی نے ایک دوسرے کے بارے میں بات نہیں کی۔ جب صبح ہوئی تو (حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے اپنا مشکیزہ اور توشہ اٹھایا اور مسجد الحرام میں تشریف لے آئے۔ یہ دن بھی یونہی گزر گیا اور وہ (امام الانبیاء حضور سیدنا) نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے۔ (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) پھر وہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص پر نہیں آیا وہ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کی تیسرا دن جب ہوا اور (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے اُن کے ساتھ یہی کام کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو اُن سے پوچھا ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي

اَقْدِمُکَ، قَالَ: اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ. فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ، قَالَ: فَاِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ، فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَآءَ، فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ. فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ ''کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ (حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں) نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ فرمالیں کہ میری راہنمائی فرمائیں گے تو میں آپ کو سب کچھ بتادوں گا۔ (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے وعدہ فرمالیا تو انہوں نے انہیں اپنے خیالات کی خبر دی۔ (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ (عزوجل) کے سچے رسول (ﷺ) ہیں۔ اچھا صبح آپ کو میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ اگر میں (راستے میں) کوئی ایسی بات دیکھوں جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب) گویا مجھے پیشاب کرتا ہے۔ اس وقت آپ میرا انتظار مت کرنا اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آجانا تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ یہ دونوں ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ وہ (حبیبِ کبریا حضور سیدنا) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گئے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لے آئے''۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ. قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ''پھر (سرکارِ کائنات حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اب اپنی قوم غفار میں واپس جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤ تاکہ جب ہمارے غلبہ کا علم تم کو ہوجائے (تو پھر ہمارے پاس آجانا) حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں پکار کر کلمہ توحید کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ (سید کائنات حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کے یہاں سے واپس وہ مسجد الحرام میں آئے اور بلند آواز سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ (حضرت سیدنا) محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کے رسول (ﷺ) ہیں''۔

یہ سنتے ہی ان پر سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور سب نے انہیں اتنا زدوکوب کیا کہ زمین پر لٹا کر مارنے لگے۔ اتنے میں (حضرت سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ) آگئے اور (حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ) کے اوپر اپنے کو ڈال کر قریش سے انہوں نے فرمایا وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ اِلَى الشَّامِ، فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ [1] ''افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اس طرح سے ان کو بچایا''۔ پھر (حضرت سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ) دوسرے دن مسجد الحرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ قوم پھر بری طرح ان پر ٹوٹ پڑی اور تشدد کرنے لگے۔ اس دن بھی (حضرت سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ) ان پر اوندھے پڑ گئے''۔

1۔ بخاری حدیث نمبر 3522-3861، مسند احمد ص 114، مسلم حدیث نمبر 2474، المعجم الکبیر للطبرانی ج 12 ص 175 حدیث نمبر 12959۔

ہمارا مقصد اشاعت دین اور دکھی انسانیت کی خدمت

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

زیر سرپرستی
خادم دین اسلام
منیر احمد یوسفی (ایم اے)

ایمبولینس سروس

نگینہ دار ارفع سکول

قربانی کی کھالوں کے بہترین مصرف

مساجد

مدارس

ہسپتال

جامعات

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

کے زیر انتظام 26 ادارے

بفضلہٖ تعالیٰ دن رات لاہور، ملتان، حویلی لکھا میں کام کر رہے ہیں۔
ان اداروں کو قربانی کی کھالیں دے کر ثوابِ دارین حاصل کریں

اجتماعی قربانی فی حصہ 11000

0300-4274936
0322-4730747
0300-4418320
0313-3333777

ہمارا نمائندہ آپ کی کال پر خود کھال لینے حاضر گا۔ ان شاء اللہ

ان نمبروں پر ابھی کال کریں اور کارِ خیر میں حصہ ڈالیں

جامع مسجد نگینہ، بلاک بی III، چائنہ سکیم لاہور 042-36880027-28,0317-8692493

Unic # 0095002

نگینہ انٹرنیشنل ٹوور اینڈ ٹریول پرائیوٹ لمیٹڈ

Govt. Lic # Lhr/5661

A Name you can trust

مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

حج و عمرہ

اکانومی اور سٹار پیکج موجود ہیں

دنیا کے کسی ملک میں بھی جانا چاہیں
بارعایت ٹکٹ ہم سے بنوائیں

پتہ: جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
C-1/480 لاہور۔

Email:naginaitravel@gmail.com
www.naginainternationaltravel.com
Cell:0322-4730747 Ph: 042-37330060

مسواک سے محبت

(ادارہ)

حضرت سیدنا عمرو بن سُلیم انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَاَنْ يَسْتَنَّ وَاَنْ يَمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو: اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهُ وَاجِبٌ وَاَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَا، وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيْثِ 1

"جمعۃ المبارک کے دن ہر جوان پر غسل' مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو تو ضروری ہے۔ (حضرت سیدنا) عمرو بن سلیم (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' غسل کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک اور خوشبو کا علم اللہ (عزوجل) کو زیادہ ہے کہ وہ بھی واجب ہیں یا نہیں۔ لیکن حدیث میں اسی طرح ہے"۔

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ 2 "میں (خاتم النبیین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا تو مسواک شریف کا ایک کنارہ آپ ﷺ کی (نورانی) زبان (مبارک) پر تھا"۔

چار چیزیں سُنّتِ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں:

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سید الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مقدس فرمایا: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ 3 "چار چیزیں انبیاء کرام ورسل عظام (علیہم السلام) کی سُنّت میں سے ہیں۔ (1) حیاء فرمانا' (2) عطر لگانا' (3) مسواک کرنا اور (4) نکاح فرمانا"۔

مسواک کی تاکید:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریا' حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد ذی شان فرمایا: قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ 4 "میں نے مسواک کے سلسلے میں تم لوگوں کو بارہا فرمایا۔ یعنی تاکید فرمائی"۔

رضائے الٰہی:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' سرورِ کون ومکاں حضور سیدنا نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ 5 "مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب (عزوجل) کی رضا کا ذریعہ اور وسیلہ ہے"۔

حضرت سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء' حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَسَوَّكُوْا فَاِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ، مَا جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ اِلَّا اَوْصَانِيْ بِالسِّوَاكِ، حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلٰى اُمَّتِيْ، وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَاكُ حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِيْ 6 "مسواک کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو پاک کرنے کا ذریعہ اور اللہ (عزوجل) کی رضا مندی کا سبب ہے' (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) جب بھی میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کی

---

1 بخاری حدیث نمبر 880' مسلم حدیث نمبر 1960' ابوداؤد حدیث نمبر 344' نسائی حدیث نمبر 1376' مسند احمد جلد 3 ص 69-66-65۔ 2 مسلم حدیث نمبر 592۔ 3 ترمذی حدیث نمبر 1080' مشکوۃ حدیث نمبر 382' جامع صغیر حدیث نمبر 760' مسند احمد جلد 5 ص 421' مرقاۃ جلد 2 ص 87۔ 4 نسائی حدیث نمبر 6' بخاری حدیث نمبر 888' مسند احمد جلد 3 ص 556-249-143' دارمی حدیث نمبر 709۔ 5 نسائی حدیث نمبر 5' بخاری حدیث نمبر 1934' مسند احمد جلد 6 ص 238-124-62-47' دارمی حدیث نمبر 684' ابن ماجہ حدیث نمبر 289' مسند احمد جلد 5 ص 263 حدیث نمبر 552-541' مشکوۃ حدیث نمبر 386' مرقاۃ جلد 2 ص 91۔ 6 ابن ماجہ حدیث نمبر 289۔

وصیت کی یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں میرے اور میری اُمت کے اُوپر اسے فرض نہ کر دیا جائے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مجھے ڈر ہے کہ میں اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو اُمت پر مسواک کو فرض کر دیتا اور میں خود اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے ڈر ہونے لگتا ہے کہ کہیں میں اپنے (نورانی) مسوڑھوں (مبارک) کو نہ چھیل ڈالوں“۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں سرورِ کونین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَوْ حَسِبْتُ سَیُنْزَلُ فِیْہِ قُرْآنٌ 7 ”مجھے مسواک کا اتنا حکم فرمایا گیا کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب اس بارے میں قرآن مجید نازل ہو جائے گا“۔

مختلف مواقع پر مسواک:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لَقَدْ کُنْتُ اَسْتَنُّ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَبَعْدَ مَا اَسْتَیْقِظُ وَقَبْلَ مَا آکُلُ وَبَعْدَ مَا آکُلُ حِیْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا قَالَ 8 ”میں (سید المرسلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث شریف سننے کے بعد سونے سے پہلے، جاگنے کے بعد، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد مسواک کرتا تھا“۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ لَا یَنَامُ اِلَّا وَالسِّوَاکُ عِنْدَہٗ فَاِذَا اسْتَیْقَظَ بَدَءَ بِالسِّوَاکِ 9 ”(سید الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ جب آرام فرماتے تو مسواک آپ ﷺ کے پاس ہوتی تھی جب آپ ﷺ سو کر اُٹھتے تو ابتداء مسواک سے فرماتے“۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: جَآءَ نَبِیَّ اللّٰہِ رَجُلَانِ حَاجَتُھُمَا وَاحِدَۃٌ، فَتَکَلَّمَ اَحَدُھُمَا فَوَجَدَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ مِنْ فِیْہِ اِخْلَافًا فَقَالَ لَہٗ (اَلَا تَسْتَاکُ؟) فَقَالَ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَطْعَمْ طَعَامًا مُنْذُ ثَلَاثٍ فَاَمَرَ بِہٖ رَجُلًا فَآوَاہُ وَقَضٰی لَہٗ حَاجَتَہٗ۔ 11

”دو آدمی (حبیب کبریا حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے دونوں کی ایک قسم کی ضرورت تھی، جب اُن میں سے ایک آدمی نے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اس کے منہ سے بدبو محسوس کی اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ”کیا تم مسواک نہیں کرتے؟“ اس نے عرض کیا، جی میں ضرور کرتا ہوں اصل بات یہ ہے کہ میں نے تین دنوں سے کھانا نہیں کھایا، پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا، اس نے اس کو جگہ دی اور اُس کی ضرورت پوری کی“۔

رات کے وقت دو یا تین مرتبہ مسواک کرنا:

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَسْتَاکُ مِنَ اللَّیْلِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَاِذَا قَامَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ لَا یَتَکَلَّمُ وَلَا یَاْمُرُ بِشَیْءٍ وَیُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ 12 ”(سید الثقلین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ رات کو دو یا تین مرتبہ مسواک کرتے اور جب رات اُٹھ کر نماز پڑھتے تو چار رکعت ادا فرماتے اُن میں نہ کلام فرماتے اور نہ کسی چیز کا حکم مبارک ارشاد فرماتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے“۔

7 مسند احمد حدیث نمبر 553، مسند ابو یعلیٰ حدیث نمبر 2330، ابن ابی شیبہ جلد 1 ص 171 حدیث نمبر 2125۔ 8 مسند احمد حدیث نمبر 566۔ 9 مسند احمد حدیث نمبر 5979، ابو یعلیٰ حدیث نمبر 5749، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 13598۔ 10 مسند احمد حدیث نمبر 754۔ 11 مسند احمد حدیث نمبر 574، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 30۔ 12 مسند احمد حدیث نمبر 2161، ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 23340، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 4066۔

چھ روشن محمدی نگینے

از قلم: ابوالبشیر

(1) تحیۃ المسجد

حضرت سیدنا ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ خاتم المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ 1 "جب کوئی تم میں سے مسجد میں حاضر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لے"۔

یہ نفل تحیۃ المسجد ہیں جو مسجد میں داخلے کے وقت پڑھے جاتے ہیں جبکہ وقت کراہت نہ ہو۔ لہٰذا فجر اور مغرب کے سوا باقی نمازوں میں یہ نفل پڑھنا مستحب ہے۔ خیال رہے یہ حکم عام مسجدوں کے لئے ہے۔ نیز یہ حکم غیر خطیب کے لئے ہے۔ خطیب جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں آتے ہی خطبہ شریف پڑھے گا۔ (مرآۃ جلد 1 ص 437 حاشیہ نمبر 3)

(2) امانت اور عہد

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَّا قَالَ: سید المرسلین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم سے خطاب فرمایا تو اس ارشاد ذی شان سے نوازا: یہ کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَہْدَ لَہٗ 2 "جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد نہیں اس کا کوئی دین نہیں"۔

یعنی امانت داری اور پابندی وعدہ کے بغیر ایمان اور دین کامل نہیں۔ امانت میں مال و زر، لوگوں کی عزت و آبرو حتیٰ کہ عورتوں کی عفت سب اس میں داخل ہے۔ بلکہ سارے اعمال صالحہ بھی اللہ عزوجل کی امانتیں ہیں۔ نبی آخر الزماں حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے عشق و محبت حضور ﷺ کی امانت ہے۔ میثاق اوّل کے دن رب سے کیا ہوا عہد، بیعت کے وقت شیخ سے عہد، نکاح کے وقت خاوند بیوی کا عہد، جو جائز وعدہ دوست سے کیا جائے یہ سب داخل ہیں۔ ان سب کا پورا کرنا لازم ہے۔ (مرآۃ جلد 1 ص 55 حاشیہ نمبر 4)

(3) مسجدیں جنت کے باغ ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی قبلتین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے روح پرور ارشاد ذی شان فرمایا: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ. قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ 3 "جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد (جنت کے باغات ہیں۔) عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ (یعنی جنت کے میوے کیا ہیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ"۔

یعنی تم مسجدوں میں نماز کے علاوہ ویسے بھی جاؤ تب بھی کچھ پڑھ لیا کرو کیونکہ باغ میں جا کر کچھ کھائے بغیر واپس آنا محرومی ہے۔ خصوصاً جب کہ باغ کا مالک سخی ہو اور مالک کی طرف سے اجازت بھی ہو۔ (مفہوم مرآۃ جلد 1 ص 449 حاشیہ نمبر 4)

جنت میں جسمانی غذائیں ہوں گی اور نہ مٹنے والے میوے جن

---

1 بخاری حدیث نمبر 1163، 444، ابو قتادہ و ربعی انصاری رضی اللہ عنہ، مسلم حدیث نمبر 1654، مسند احمد جلد 5 ص 295، ابن ماجہ حدیث نمبر 324، ابوداؤد حدیث نمبر 467، ترمذی حدیث نمبر 316، نسائی حدیث نمبر 730، مشکوٰۃ حدیث نمبر 704، مرقاۃ جلد 2 ص 383، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 53، شرح السنۃ جلد 2 ص 365، ابن حبان حدیث نمبر 323۔
2 مسند احمد جلد 3 ص 154، مشکوٰۃ حدیث نمبر 35، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 10 ص 227 حدیث نمبر 10553، مرآۃ جلد 1 ص 187، شرح السنۃ جلد 1 ص 108، 109، مجمع الزوائد جلد 1 ص 96، 202، کنز العمال حدیث نمبر 5501، جلد 1 ص 83، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 288۔ 3 مسند احمد جلد 3 ص 150، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 322، الترغیب والترہیب جلد 6 ص 122، مجمع الزوائد جلد 7 ص 126، ترمذی حدیث نمبر 3509، مشکوٰۃ حدیث نمبر 729، مرآۃ جلد 2 ص 406۔

پر کوئی روک ٹوک نہیں ایسے ہی مساجد میں اللہ ﷻ کی عطا کردہ روحانی غذائیں ہیں جن کے لئے فنا نہیں۔ (مرآۃ جلد 1 ص 449 حاشیہ نمبر 5)

(4) ہر جوڑ کا صدقہ

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی الانبیاء حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: فِی الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ، قَالُوْا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّیْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ [4] ''انسان میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کے بدلے صدقہ اس پر لازم ہے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' یا نبی اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (1) مسجد سے بلغم کو صاف کرنا' (2) راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا (صدقہ ہے۔) پھر فرمایا (3) اگر تو یہ نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں''۔

ان سب میں صدقہ نفلی کا ثواب ہے اور یہ جوڑوں کی سلامتی کا شکریہ بھی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی بندہ مومن تین سو ساٹھ (360) نفلی نیکیاں کرے تو محض جوڑوں کا شکریہ ادا کرے گا باقی نعمتوں کے حساب کا خود اندازہ کر لے۔ (مفہوم مرآۃ جلد 2 ص 297)

(5) فرشتے ہم نشین

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عظیم ہے۔ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا، اَلْمَلٰٓئِكَةُ جُلَسَآءُهُمْ اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْنَهُمْ، وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ، اَخٍ مُسْتَفَادٍ اَوْ كَلِمَةٍ مُحْكَمَةٍ اَوْ رَحْمَةٍ مُنْتَظَرَةٍ [5] ''کچھ لوگ میخوں کی طرح مسجدوں میں بیٹھے رہتے ہیں (یعنی ان کا دل مسجد سے لگا ہوتا ہے)۔ فرشتے اُن کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ (1) اگر وہ غائب ہو جائیں تو فرشتے اُن کو تلاش کرتے ہیں' (2) اگر وہ بیمار ہوں تو اُن کی بیمار پرسی کرتے ہیں' (3) اگر وہ کسی کام میں مصروف ہیں تو وہ اُن کی مدد کرتے ہیں' (4) آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین خصلتوں پر ہوتا ہے (i) ایسا بھائی جس سے فائدہ حاصل ہو' (ii) یا کوئی محکم بات اور (iii) ایسی رحمت جس کا انتظار ہو''۔

(6) حج و عمرہ کا ثواب

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ [6] ''جو مسلمان فجر کی نماز باجماعت پڑھے پھر بیٹھ کر اللہ (ﷻ) کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر (طلوع آفتاب کے بعد) دو رکعت (نفل) نماز (اشراق) پڑھے تو اسے حج اور عمرہ کا پورا (یعنی پورے حج اور عمرہ) کا ثواب حاصل ہوگا۔ (تین بار فرمایا) پورا پورا پورا''۔

---

4 بخاری حدیث نمبر 410 ' ابوداؤد حدیث نمبر 5242 ' مشکوۃ حدیث نمبر 1315 ' مرقاۃ جلد 3 ص 356 ' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 1226 ' ابن حبان حدیث نمبر 633-811 ' مسند احمد جلد 5 ص 354 ' ابن حبان حدیث نمبر 811 ' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 1226 ' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 462 ' جلد 3 ص 6118 ' کنز العمال حدیث نمبر 16419-27497۔

5 مسند احمد جلد 2 ص 418 حدیث نمبر 1326 ' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 20585 ' مجمع الزوائد جلد 2 ص 22 ' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 220۔ 6 شرح السنۃ جلد 2 ص 297 ' مرقاۃ جلد 3 ص 45 ' مشکوۃ حدیث نمبر 971 ' مرقاۃ جلد 3 ص 51 ' مسند احمد جلد 1 ص 147 ' مجمع الزوائد جلد 2 ص 38 ' مسند ابو عوانہ جلد 2 ص 22 ' بخاری جلد 1 ص 190 ' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 65 ' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 297 ' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 2210 ' ترمذی حدیث نمبر 586 ' ترمذی حدیث نمبر 586۔